باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

30 شعبان المعظم 1444ھ | مطابق 15 مارچ 2023ء | بروزِ جمعرات | جلد: (۳) | شمارہ: (۷۴) | صفحات: (۸)

ماہِ صیام کے لیے صرف 1 دن باقی

کاریگر

دی مینس ویئر

کرتا پائجامہ، سدری، ٹوپ، شیروانی اور مردانہ ملبوسات کا شاندار و معیاری کلکشن

ADDRESS: Shop No 09, Ground Floor, Deccan Plaza, Janaki Nagar, Tolichowki, Hyd-08, T.S, INDIA. PH:8142466990

بلقیس بانو کی درخواست پر سماعت کے لیے سپریم کورٹ خصوصی بنچ تشکیل دے گا

مجرموں کو گجرات ہائی کورٹ میں معافی پالیسی کے تحت رہا کیے جانے والے فیصلے کے خلاف بلقیس بانو نے داخل کی تھی عرضی

نئی دہلی، 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) سپریم کورٹ نے بدھ کو کہا کہ وہ اجتماعی آبروریزی کے 11 قصورواروں کی بریت یا قبل از وقت رہائی کو چیلنج کرنے والی بلقیس بانو کی عرضی پر سماعت کے لیے ایک نئی بنچ تشکیل دے گا۔ چیف جسٹس ڈی وائی جسٹس چدرچوڑ کی سربراہی والی بنچ نے بلقیس کی وکیل شوبھا گپتا کی جلد سماعت کی درخواست پر اتفاق کیا اور کہا کہ وہ اس معاملے میں ایک نئی بنچ تشکیل دے گا۔ وکیل نے 'خصوصی تذکرہ کے دوران معاملہ اٹھایا تھا اور جلد سماعت کی درخواست کی تھی۔ وکیل نے بنچ کے سامنے عرض کیا کہ یہ معاملہ 'خصوصی تذکرہ کے دوران اٹھایا گیا تھا، لیکن سماعت شروع نہیں ہوسکی۔ بلقیس بانو نے عدالت عظمیٰ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی جس میں گینگ ریپ کے 11 مجرموں کی بریت یا قبل از وقت رہائی کو چیلنج کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ کی طرف سے ایک بار ایک خصوصی بنچ تشکیل دی گئی تھی، لیکن جسٹس بیلا ایم ترویدی نے یہ کہتے ہوئے خود کو بنچ سے الگ کرلیا کہ انہیں 2004-06 کے دوران حکومت گجرات کی ڈپٹی سکریٹری مقرر کیا گیا تھا۔ 15 اگست کو گجرات حکومت نے عمر قید کی سزا پانے والے 11 مجرموں کو رہا کیا تھا۔ حکومت نے 2008 میں عمر قید کی سزا پانے والے تمام 11 مجرموں کو سزا سنائے جانے کے وقت گجرات میں رائج معافی کی پالیسی کے تحت رہا کر دیا تھا۔ گجرات میں 2002 کے فسادات کے دوران بلقیس بانو کو مبینہ طور پر اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا اور اس کے خاندان کے 14 افراد کے ساتھ اس کی تین سالہ بیٹی سمیت مرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا۔ بلقیس بانو پانچ ماہ کی حاملہ تھیں جب وڈودرا میں فسادیوں نے ان کے خاندان پر حملہ کیا۔ سپریم کورٹ نے 13 دسمبر کو بلقیس کی نظرثانی کی درخواست کو خارج کر دیا تھا۔ سپریم کورٹ نے درخواست کو خارج کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'ہماری رائے میں 13 مئی 2022 کے فیصلے میں کوئی خامی نظر نہیں آتی، جس کی وجہ سے نظرثانی کی جاسکے۔

ازدواجی عصمت دری معاملہ پر 9 مئی کو سماعت

نئی دہلی، 22 مارچ (عصر حاضر) سپریم کورٹ 9 مئی 2023 کو ازدواجی عصمت دری کو جرم قرار دینے کی مانگ اور اس سے متعلق دیگر عرضیوں پر سماعت کرے گی چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی والی بنچ نے سینئر وکیل اندرا جے سنگھ کی درخواست پر 9 مئی کو اس کی سماعت کے لیے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے معاملے کی فہرست بنانے کی ہدایت دی 16 جنوری کو سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ 15 فروری تک اس معاملے میں اپنا موقف پیش کرے۔

Education is the movement from Darkness to Light

OSM JUNIOR & DEGREE COLLEGE

Affiliated to TSBIE & OU

CRASH COURSE - 2023

NEET / EAMCET / JEE

BATCHES WILL BE COMMENCING

FROM 03-04-2023

ADMISSIONS ARE OPEN

SEPARATE BUILDING FOR BOYS & GIRLS

گیان واپی معاملے میں اے ایس آئی کو پانچ اپریل تک جواب داخل کرنے کا حکم

پریاگ راج: 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) الہ آباد ہائی کورٹ نے گیان واپی معاملہ میں آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کو 5 اپریل تک اپنا جواب داخل کرنے کا آخری موقع دیا ہے، جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ آیا کاربن ڈیٹنگ کے عمل سے کسی ایسی چیز کو نقصان پہنچے گا جس کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ گیانواپی مسجد کے اندر پایا جانے والا مبینہ شیولنگ ہے یا اس کی عمر کا محفوظ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہندو درخواست گزاروں نے وضو خانے میں پائے گئے ڈھانچے کو وشیولنگ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس دعوے پر مسلم فریق نے اختلاف کیا، جس کا کہنا تھا کہ یہ چیز فوارہ کا حصہ تھی۔ عدالت نے آٹھ ماہ کا وقت دینے کے باوجود اے ایس آئی کی جانب سے جواب داخل نہ کرنے پر برہمی کا اظہار کیا۔ عدالت نے آئندہ سماعت کے لیے 5 اپریل کی تاریخ مقرر کی۔ عرضی گزار لکشمی دیوی اور تین دیگر نے موجودہ سول نظرثانی پٹیشن دائر کی ہے جس میں وارانسی کی عدالت کے اس حکم کو چیلنج کیا گیا ہے جس میں 16 مئی 2022 کو گیانواپی مسجد کے احاطے میں عدالت کے ذریعہ کئے گئے سروے کے دوران پائے جانے والے کاربن ڈیٹنگ اور مبینہ شیولنگ کے سائنسی تعین کے مطالبے کو مسترد کر دیا گیا تھا۔ پیر کو جب کیس کی سماعت ہوئی تو اے ایس آئی کے وکیل نے اپنا جواب داخل کرنے کے لیے مزید وقت مانگا کیونکہ ان کے مطابق اے ایس آئی کو دیگر ایجنسیوں سے بھی مشورہ لینا پڑتا ہے۔ جواب داخل کرنے میں تاخیر پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے جسٹس اروند کمار مشرا نے کہا کہ وقت میں توسیع کی درخواست پہلے ہی دوسری ایجنسیوں سے مشورہ لینے کے بعد دی جا چکی ہے۔ اے ایس آئی کے ذریعہ مزید وقت طلب نہیں کیا جانا چاہئے کیونکہ اے ایس آئی اس کو مناسب سمجھتا ہے اور ایک ایسا عمل شروع کرکے مشورہ لے سکتا ہے جس سے معاملہ تیز ہوجائے۔ عدالت نے کہا کہ اس کیس کو 5 اپریل 2023 سے مزید آگے نہ جانے دیا جائے۔ عدالت نے وارانسی میں ٹرائل کورٹ کو بھی ہدایت دی، جہاں یہ کیس زیر التوا ہے، مقدمے کی سماعت کی تاریخ 5 اپریل کے بعد طے کرے۔

جب امریکی فوجی بائیڈن پر چلا اٹھا "عراق اور افغانستان میں تمہارے ہاتھ خون سے رنگے ہیں"

واشنگٹن: 22 مارچ (ذرائع) عراق اور افغانستان کی امریکی جنگوں میں بائیڈن کے کردار کے حوالے سے امریکی فضائیہ کے ایک اہلکار نے چلاتے ہوئے کہا۔ امریکا میں ایک تقریب کے دوران صدر جو بائیڈن کا سامنا کرنے والے یہ امریکی فضائیہ کے اہلکار عراق اور افغانستان میں جنگی کاروائی کا حصہ رہ چکے تھے۔ اس شخص نے بائیڈن سے کہا: "میں فضائیہ کا ویٹرن ہوں، میں یہاں فوج کے ایک ویٹرن کے ساتھ ہوں، اور ہم صرف یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم کسی ایسے شخص کو ووٹ کیوں دیں جس نے جنگ کے حق میں ووٹ دیا، ایک ایسی جنگ چھیڑنے میں مدد کی جس میں ہمارے ہزاروں بھائی بہن اور بے شمار عراقی شہری مارے گئے۔ انہوں نے مزید کہا، "آپ نے اس جنگ کو بھڑکانے میں مدد کی، اور ایک ایسے شخص کو تمغہ دیا جس نے اس جنگ میں حصہ ڈالا اور اس کی وجہ بنا۔ یہ خون آپ کے ہاتھ پر بھی ہے۔ آپ اہل نہیں، جناب، آپ اہل نہیں ہیں۔ میرے دوست آپ کی سیاست کی بھینٹ چڑھ گئے۔" بائیڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان کا بیٹا بھی عراق میں لڑ چکا ہے اور کہا کہ "آپ کو نہیں لگتا کہ یہ میرے لیے اہم ہے۔ یہ میرے لیے بہت اہم ہے۔" جیسے ہی بائیڈن آگے بڑھے، اہلکار نے چلا کر کہا "آپ نااہل ہیں، جناب! آپ نااہل ہو گئے ہیں! آپ کے ہاتھ پر ان کا خون ہے، میرے بھائی اور بہنیں عراق اور افغانستان میں مارے گئے۔ اور آپ نے اسے ہونے دیا!" فوجی نے جذباتی انداز میں اپنی بات جاری رکھی اور کہا "وہ (بائیڈن) کسی بھی طرح سے صدر بننے کے اہل نہیں ہیں۔ وہ مارے گئے۔ عراق میں لاکھوں لوگ مارے گئے۔ انہیں صدر نہیں رہنے دیا جائے گا۔ نااہل! ٹرمپ جو بائیڈن سے زیادہ جنگ کے خلاف ہیں۔" اہلکار نے کہا کہ "عراق میں لاکھوں لوگ مارے گئے ہیں۔ ہم درحقیقت آپ کی لعنتی جنگوں میں لڑے ہیں۔ آپ نے ہمیں شہریوں کو نقصان پہنچانے کے لیے بھیجا۔"

اسرائیلی زندانوں میں قید دو ہزار فلسطینیوں کی بھوک ہڑتال شروع، جیل حکام سے مذاکرات ناکام

تل ابیب: 22 مارچ (ذرائع) اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینیوں کے نمائندوں کے مطابق جیل حکام کے ساتھ مذاکرات ناکام ہونے کے بعد تقریباً 2000 فلسطینی ایسران کل جمعرات کو کھلی بھوک ہڑتال شروع کریں گے۔ زیر حراست افراد کے نمائندوں نے ایک بیان میں کہا کہ "جب دشمن نے سوچا کہ وہ ہمارے حقوق اور وقار کو پامال کرسکتا ہے اور تمام اندرونی اور بیرونی سطح پر اسرائیلی سلامتی کے وزیر ایتامار بن گویر اور وزیر خزانہ بزلئیل سموٹریچ کو لگام ڈالنے کی کوششیں ناکام رہیں تو ہم نے خدا کی مدد اور نصرت سے اپنی کھلی ہڑتال شروع کرنے کا فیصلہ کیا"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "اسیر تحریک کے رہنما آج ہڑتال شروع کریں گے، جس کی نمائندگی تحریک کی سپریم نیشنل ایمرجنسی کمیٹی کرے گی۔" دریں اثنا فلسطینی کلب برائے اسیران کے سربراہ قدورہ فارس نے وضاحت کی کہ ہڑتال روکنے کی بات کی جائے تو ہم یہ واضح کررہے ہیں کہ قیدیوں کے خلاف "بن گویر" کے اٹھائے گئے اقدامات کو روکا جائے جو بظاہر سادہ لگتے ہیں لیکن وہ انتقامی اور نسل پرستانہ کارروائیاں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیلی جیلوں کے اندر قیدیوں کی تحریک جیلروں کا مقابلہ کرنے کے لیے متحد ہے۔ وہ "بن گویر" اور اس انتہائی دائیں بازو کی اسرائیلی حکومت کے دیگر ارکان کو قیدیوں اور ان کے حقوق کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دے گی۔

اڈانی معاملے پر کانگریس کا مودی سے 100 واں سوال

نئی دہلی: 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) کانگریس نے بدھ (22 مارچ) کو اڈانی معاملے پر وزیر اعظم مودی سے 100 واں سوال پوچھا۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری و شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے کہا کہ اڈانی کے تعلق سے حکومت کی پالیسی اور نیت اچھی نہیں ہے۔ خیال رہے کہ کانگریس نے اڈانی معاملہ پر جے پی سی جانچ کا مطالبہ کرتے ہوئے گزشتہ ایک ماہ سے مسلسل وزیر اعظم مودی اور بی جے پی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس پارٹی نے کہا کہ ایک ماہ میں پارٹی نے اڈانی معاملے پر وزیر اعظم مودی سے 99 سوالات پوچھے ہیں اور 100 ویں اور آخری سوال کے ساتھ اس سلسلہ کو مکمل کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کو تمام سوالوں کا جواب دینا چاہیے اور اپنی خاموشی کو ترک کرنا چاہئے۔ اس سلسلے میں کانگریس نے گزشتہ روز بھی تین سوال پوچھے تھے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ سپریم کورٹ کمیٹی اور جے پی سی کے درمیان ایک بنیادی فرق وہ سوالات ہیں جو ہم (اپوزیشن) پوچھ رہے ہیں۔ حقیقت صرف اور صرف جے پی سی کی تحقیقات سے ہی عیاں ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جے پی سی میں حکمراں پارٹی اکثریت میں ہے اور صدر بھی ان کا ہی ہوگا، پھر بھی اپوزیشن پارٹی کو موقع مل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کی کمیٹی حکومت کے لیے کلین چٹ کمیٹی ثابت ہوگی، کیونکہ یہ حکومت سے مناسب سوالات نہیں کرے گی۔ اڈانی کے بارے میں حکومت کی پالیسی اور نیت ٹھیک نہیں ہے، اس لیے سوالات کے جواب نہیں دیئے جارہے۔ انہوں نے کہا "ہم یہ سوال صنعت کار گوتم اڈانی سے نہیں پوچھ رہے ہیں، بلکہ ہم یہ سوالات ملک کے وزیر اعظم سے پوچھ رہے ہیں۔ انہیں ایوان میں ان کا جواب دینا چاہئے۔"

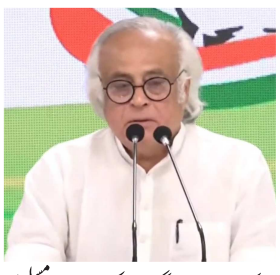

REGD No,157/2022 Estd. 2022

عنایہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ

INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST

H.No 30-95/1 Bharat Nagar, Old Safilguda, Moula Ali, Medchal-Malkajgiri, Dist. Hyderabad, 500040 T.S

اہل خیر حضرات حسب استطاعت

ایک پیاکیج ₹ 2,400

پانچ پیاکیج ₹ 12,000

دس پیاکیج ₹ 24,000

رمضان المبارک کے موقع پر مستحق روزہ دار خاندانوں میں راشن تقسیم کا منصوبہ

جس میں درجِ ذیل اشیاء شامل رہیں گی:

چاول 25 کلو، تیل 2 کلو، مسور کی دال 1 کلو، چنے کی دال 1 کلو، شکر 1 کلو، کھجور 1 کلو، بیسن 1 کلو، موٹا نمک 1 کلو، باریک نمک 1 کلو، ادرک لہسن آدھا کلو، لال مرچ پاؤڈر آدھا کلو، املی آدھا کیلو، آچار پاؤ کلو، پتی پاؤ کلو، ہلدی 100 گرام

جملہ پندرہ اشیاء پر مشتمل ایک پیکیج کی قیمت 2400 روپیے طے کی گئی ہے۔

نوٹ: جن لوگوں پر شرعاً فدیہ واجب ہے وہ لوگ بھی اپنے فدیہ کی رقم اس مد میں دے سکتے ہیں۔ تعاون کے لیے ان نمبرات پر ربط کریں ان شاء اللہ ہمارے نمائندے پہنچ جائیں گے۔

8790142362

BHIM UPI

Account Name: INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
A/C.No.: 50200074793072 IFSC.CODE: HDFC0004095
BANK: HDFC BANK, BRANCH: MOULA ALI

فرمانِ الٰہی

جو اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور ان کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے بنی اسرائیل میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی تھی اور یہ بات (یاد کرو) کہ میں نے تم کو سارے جہانوں پر فضیلت دی تھی۔

(سورۃ البقرہ: ۴۶۔۴۷)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 30/شعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 23/مارچ 2023ء بہ روز چہار جمعرات

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:18	12:33	4:44	6:34	7:41
انتہا	6:12	4:43	6:33	7:40	4:55

اشراق	6:32	زوال	12:23
ختم سحر	5:06	افطار	6:34

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔ لیکن جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا، اس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف کیا تھا۔

(صحیح بخاری)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

علم امت کے لیے انبیاء کا خاص تحفہ اور وراثت ہے

مدرسہ ہدایت البنات میں مولانا ساجد قاسمی اور مفتی ابراہیم قاسمی کا خطاب

وقار آباد: 22/مارچ (پریس نوٹ) حافظ محمد غوث صاحب فیضی منتظم مدرسہ ھذا کی اطلاع کے بموجب بروز پیر بعد نماز ظہر تا عصر سالانہ جلسہ منعقد ہوا اس اجلاس کی صدارت ناظم مدارس حافظ محمد محمود قادری چشتی نے کی اس موقع پر حافظ عبدالصمد خان مفتی محمد سلمان صاحب قاسمی بھی حاضر رہے مہمان کرام نے پر مغز خطاب کیا۔ مفتی محمد ابراہیم قاسمیؔ حسامی ناظم مدرسہ اسلامیہ صفہ للبنات وقار آباد نے دوران بیان کہا کہ علم امت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کا بیش بہا قیمتی تحفہ اور وراثت ہے، سرمایہ نجات اور مدار کامیابی ہے۔ یہ علم ماں باپ کو اولاد کی صحیح اور اسلامی تربیت پر ڈالتا ہے اور اولاد کو والدین اور اپنے بزرگوں کا سچا تابعدار و فرماں بردار بناتا ہے۔ علم بھائی بہنوں کے حقوق بتاتا ہے اور ان کے ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ایمان و اسلام کی صداقت و حقانیت طالب علم دین میں راسخیت کے ساتھ جاگزیں ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں تمام مرد و خواتین اور امیر و غریب دینی تعلیم سے کم سے کم اتنے واقف ہو جائیں کہ ان کے روزمرہ کے معمولات اور عبادات، قرآن و حدیث اور طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو جائیں، تاکہ ان کا رب ان سے راضی ہو جائے۔ لہذا بہت ضروری ہے کہ والدین اور سرپرست حضرات اپنی اولاد اور ماتحتوں کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ و پیراستہ کریں، قرآن و حدیث سے اچھا واقف اور اسلامی و ایمانی ذہنیت کا حامل بنائیں۔ یقیناً دینی مدارس دین اسلام کے قلعے ہیں، ان میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہوتی ہے، عقائد اسلام سے باخبر کیا جاتا ہے، اعمال کے مسائل و فضائل سے روشناس کرا کے اعمال پر ابھارا جاتا ہے اور تاریخ و ادب اسلامی سے واقف کروایا جاتا ہے۔ لہذا اہل اسلام کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ ان مدارس دینیہ کی طرف توجہ فرمائیں اور اسلام کی نشر و اشاعت میں ہر طرح سے شریک ہوں۔ اخیر میں مفتی محمد ابراہیم قاسمیؔ حسامی کی رقت آمیز دعاء پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔ ناظم مدارس مدرسہ عبداللہ بن مسعود سومن گڑتی و مدرسہ ہدایت البنات منے گوڑہ نے تمام طالبات کو قیمتی انعام سے نوازا اور شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا۔

خوش نصیب مسلمان وہ ہے جو ایمانی کیفیتوں کے ساتھ رمضان گزارے

ماہِ صیام رب ذوالجلال کا خاص تحفہ اور انسانوں کے لیے نعمت عظمیٰ ہے: مولانا غیاث احمد رشادی

حیدرآباد: 22/مارچ (پریس نوٹ) یہ رب ذوالجلال کا کس قدر ہم پر احسان اور فضل ہے کہ اس نے ہمیں ایسا پیارا اور مقدس اور طاقت بخش مہینہ عطا فرمایا جس میں ایک بندہ اپنے رب کی جانب خشوع و خضوع کی کیفیت میں ڈوب کر رب ذوالجلال کی مرضی کے حصول میں لگ کر اپنے پروردگار کی طرف اپنے قلب سلیم و قلب منیب کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا غیاث احمد رشادی صدر صفا بیت المال انڈیا نے اپنے صحافتی بیان میں کیا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اس پیارے اور بابرکت مہینہ کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ مومن بندوں کے دلوں کی کیفیت ہی اس مبارک مہینہ میں بدل جاتی ہے اور وہ اپنے رب کی محبت میں ڈوب جاتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ سحری میں اپنے پروردگار کی محبت میں دل نہ چاہتے ہوئے بھی دسترخوان پر بیٹھ کر کھاتا ہے جب کہ نیند اس پر غالب ہوتی ہے مگر اللہ کو راضی کرنے کیلئے اپنے دل کو منواتا ہے اور سحری کا بابرکت کھانا کھاتا ہے اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی خاطر مسجد کی طرف رواں دواں ہوتا ہے اور امام کی قرأت سے وہ لطف اندوز ہوتا ہے۔ یقیناً فجر کے وقت کا قرآنِ مجید کو پڑھنا اس قدر محبوب و پیارا ہوتا ہے کہ آدمی اپنے رب کی آخری آفاقی کتاب کی تلاوت اور اس کی سماعت میں ڈوب جاتا ہے اور اس تلاوت کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہوتے ہیں اور وہ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے دل کی دنیا بدل چکی ہوتی ہے اور اس کے دل میں ایمان کی لہریں گردش میں ہوتی ہیں۔ مولانا نے کہا کہ بندۂ مومن جس نے اللہ کے حکم اور نبی اکی سنت کی تعمیل میں کھانا کھایا تھا اب وہی بندہ اللہ کے حکم سے اور نبی اکی شریعت کی اتباع میں دن بھر کھانے اور پینے اور نفسانی خواہشات سے رکا ہوا ہے اور اس مومن کے دل میں ایک خاص قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے۔ لوگ جس وقت کھا کر لذت حاصل کر رہے ہوتے ہیں یہ مومن روزہ دار اپنی بھوک میں اس سے زیادہ لذت پا رہا ہوتا ہے۔ جیسے جیسے سورج غروب کی طرف سفر کر رہا ہوتا ہے روزہ دار کا دل عروج کی طرف مائل ہو رہا ہوتا ہے اور عین مغرب کا وقت ہوتا ہے اور وہ اپنے سامنے موجود افطاری سے لفظ اندوز ہونے لگتا ہے تو اس کا دل خوشیوں کے طوفانوں سے ٹکرا رہا ہوتا ہے اور نبی رحمت اکی وہ خوشخبری اس کے کانوں سے ٹکراتی ہے کہ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اس کو نقد ملتی ہے اور ایک خوشی ادھار ہوتی ہے، وہ اس روزہ دار کو اس وقت ملے گی جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا کس قدر خوش نصیب ہے اللہ کا وہ بندہ جو اس قدر کیفیتوں میں ڈوب کر اپنا رمضان گزار رہا ہوتا ہے۔ یقیناً یہ مہینہ رحمت کا بھی ہے مغفرت کا بھی ہے اور دوزخ سے آزادی کا بھی۔ مولانا نے کہا کہ مسلمان ماہِ رمضان کی نعمتوں سے حقیقی معنوں میں سرفراز ہونے کے لیے اپنے اوقات کی ترتیب بنائیں اور کھانے پینے میں شاپنگ و دیگر مصروفیات میں اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں۔ مولانا نے کہا کہ عید عبادتوں کے بعد ہی ہم حقیقی عید منا سکیں گے ورنہ شاپنگ کے بعد رسمی عید بن جائے گی۔

ماہ رمضان کے دوران اعمال کے ساتھ عقائد کی اصلاح و تقویت پر توجہ دیں

تقویٰ کا جذبہ سال بھر برقرار رکھیں، حافظ پیر شبیر احمد صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا کا امت مسلمہ کے نام اہم پیام

حیدرآباد 23 مارچ (پریس نوٹ) صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش محترم الحاج حافظ پیر شبیر احمد نے ملک بھر کے مسلمانوں کے نام ماہ رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر ایک پیام میں کہا ہے کہ وہ اس ماہ مقدس میں اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کو نئی قوت و طاقت عطا کرتے ہیں وہ بہت ہی ایمان افروز ہے۔ اس ماہ میں مسلمانوں کے بچہ بچہ کے اندر تقویٰ یعنی اللہ سے ڈر کا جذبہ دنیا بھر میں دیکھا جاتا ہے۔ اپنی تمام معصومیت کے باوجود چھوٹے چھوٹے بچے جب روزہ رکھتے ہیں تو وہ کھانے پینے کی کسی چیز کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات ہے اس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ تقویٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہ تقویٰ کا ابتدائی درس ہے جو مسلم امت اپنے نونہالوں کے اندر بچپن سے ہی کوٹ کوٹ کر بھر دیتی ہے۔ پھر اسی رمضان مبارک میں ہم جہاں عبادتوں کا بڑھ چڑھ کر اہتمام کرتے ہیں وہیں خیرات، صدقات اور زکواۃ کے علاوہ نیکیوں کے دوسرے راستے بھی اپناتے ہیں، اپنے کم نصیب اور غریب بھائی بہنوں کی مدد کرتے ہوئے ان کے اندر احسان جتلانے کا جذبہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اس بات پر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ان کو کسی کی مدد کرنے کے قابل بنایا ہے۔ مولانا پیر شبیر احمد نے کہا کہ ان روح پرور اور ایمان افروز حقایق کے پیش نظر بحیثیت امت ہماری یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم جس جذبہ اور ولولہ کے ساتھ ماہ رمضان المبارک میں داخل ہوتے ہیں اسی جذبہ کے ساتھ اس ماہ سے باہر بھی نکلیں۔ ہم اپنے بچوں کو اللہ کے حاضر و ناظر ہونے کا جو درس دیتے ہیں اور تقویٰ کا جو احساس پیدا کرتے ہیں ہم خود اپنے اندر سال بھر باقی اور برقرار رکھنے کا عہد کریں۔ یہ بات اس لئے بھی ضروری ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو کمزور و بے بس کر دینے، اس کو خوف و دہشت کی علامت بنا کر پیش کرنے کی سازشیں اور کوششیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور صحابہ کرام و علمائے دین کے مقام و مرتبہ کو گھٹایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے عقائد پر حملے کئے جا رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہماری صفوں کے اندر سے ہی ایسے لوگ کھڑے کئے جا رہے ہیں جو امت کو فکری، نظریاتی اور عملی انتشار اور بے عملی کی طرف راغب کر رہے ہیں۔ جن ہستیوں کو بزرگی اور تقدس کا درجہ عطا ہوا تھا ان میں سے چند کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں یہ لازمی ہے کہ ہم اپنے اعمال سے زیادہ اپنے عقائد کی اصلاح و تقویت پر توجہ دیں۔ روز محشر اعمال سے زیادہ ہماری نجات اور بخشش کا دارومدار ان عقائید پر ہوگا جو ہم اپنے ساتھ لے کر آخرت کے سفر پر روانہ ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نیک توفیق عطا فرمائے۔

ماہ رمضان میں مختلف عنوانات پر اسٹڈی سرکل کے قرآنی مذاکرات، عامۃ المسلمین سے شرکت کی اپیل

حیدرآباد۔ 22/ مارچ (پریس نوٹ) معتمد اسٹڈی سرکل ڈاکٹر یوسف حامدی نے بتایا کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی اسٹڈی سرکل کل ہند مجلس تعمیر ملت کے زیر اہتمام ماہ مقدس رمضان المبارک میں مختلف عنوانات کے تحت مصلیٰ گلشن خلیل مانصاحب ٹینک روبرو گارڈن ٹاؤرس میں 26 مارچ، 2، 9 اور 16 اپریل کو بعد نماز ظہر قرآنی مذاکرات منعقد کئے جائیں گے۔ صدر مجلس تعمیر ملت جناب محمد صہاؔ الدین نیرؔ نگرانی کریں گے جس کو علمائے کرام و دانشوران مخاطب کریں گے۔ ڈاکٹر یوسف حامدی نے بتایا کہ پہلا قرآنی مذاکرہ 26 مارچ اتوار کو منعقد ہوگا۔ مولانا راشد نسیم ندوی بعنوان 'رمضان اور تذکیہ نفس' اور نائب صدر مجلس تعمیر ملت ڈاکٹر محمد مشتاق علی 'روزہ کی افادیت سائنس کی روشنی میں' کے عنوان پر خطاب کریں گے۔ مذاکرہ کا آغاز قاری محمد سلیمان کی قرأت اور جناب شاہنواز ہاشمی کی نعت شریف سے ہوگا۔ اسی طرح دوسرا قرآنی مذاکرہ 2 اپریل اتوار کو منعقد ہوگا جس میں جناب اقبال احمد انجینئر 'قرآن کا پیغام حالات حاضرہ میں' مولانا محمد زعیم الدین حسامی 'نظام زکوٰۃ معاشرہ کے استحکام کا ضامن' اور نائب صدر مجلس تعمیر ملت جناب محمد وہاج الدین صدیقی 'زکوٰۃ کی تقسیم قرآن کی روشنی میں' کے عنوانات پر خطاب کریں گے۔ تیسرا قرآنی مذاکرہ 9 اپریل اتوار کو منعقد ہوگا جس میں مولانا پروفیسر عبدالمجید نظامی ملتانی 'قرآن کتاب رحمت' مولانا عزیز الدین ماہ رمضان اور نزول قرآن' اور جناب محمد سیف الرحیم قریشی نائب معتمد عمومی تعمیر ملت غزوہ بدر و فتح مکہ کے عنوانات پر مخاطب کریں گے۔ چوتھا اور آخری قرآنی مذاکرہ 16 اپریل اتوار کو منعقد ہوگا جس میں مولانا مفتی سید بشیر احمد اشرف حسامی 'قرآن کی اہمیت و افادیت انسانیت کے لئے' جناب عمر احمد شفیق معتمد عمومی تعمیر ملت 'قرآن عمل و ثواب کی کتاب' اور حافظ وقاری ڈاکٹر محمد رضی الدین رحمت حسامی 'لیلۃ القدر' کے عنوانات پر مخاطب کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ عوام الناس سے شرکت کی درخواست ہے۔

آصف آباد کی مسجد قدیم میں ماہ رمضان المبارک میں سحری کا معقول نظم

آصف آباد: 22 مارچ (اسٹاف رپورٹر) آصف آباد ضلع مرکز کے قدیم محلہ میں واقع مسجد قدیم میں ہر سال کی طرح امسال 2023 میں بھی ماہ رمضان المبارک میں رمضان کے روزے داروں کے لیے سحری کا معقول نظم رکھا گیا ہے۔ نان لوکل، ضرورت مندوں، بیچلر، اور مسافر حضرات یا ایسے حضرات جن کے لیے سحری کا انتظام کرنا مشکل زدہ ہو وہ اس سنہرے موقع سے فائدہ حاصل کریں۔ یہ سحری کا معقول انتظام پورے رمضان المبارک میں جاری رہے گا۔ عوام الناس سے التجاء اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس سے استفادہ کریں۔

آصف آباد: سرکاری ہاسپٹل کے کوآرڈینیٹر کو اردو سائن بورڈ کے متعلق یاداشت پیش

آصف آباد: 22 مارچ (اسٹاف رپورٹر) زماں اردو فاؤنڈیشن کاغذ نگر کے زیر اہتمام ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہاسپٹل سی ایچ سی آصف آباد میں زماں اردو فاؤنڈیشن کاغذ نگر صدر عبدالرحمٰن کے ہمراہ وفد نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر ہاسپٹل سروس ڈاکٹر سوامی کو ایک عرضداشت پیش کی۔ اس موقع پر زماں اردو فاؤنڈیشن کے صدر عبدالرحمن نے کہا کہ ضلع مرکز کے ساتھ کمرم بھیم آصف آباد ضلع کے تمام کمیونٹی ہیلتھ سینٹرز (CHCs) میں اردو سائن بورڈ لگائے جائیں۔ اس موقع پر زماں اردو فاؤنڈیشن کاغذ نگر کے سیکریٹری دیگر ذمہ داران فاؤنڈیشن محمد ریاض علی، محمد قادر الزماں، محمد اسعد، امتیاز صابری، عبدالمبشر و دیگر موجود تھے۔

استقبال رمضان میں شہر حیدرآباد کی بیشتر مساجد میں آہک پاشی وتزئین کاری

مکہ مسجد میں 13 سال بعد نئی قالین بچھائی گئی، تمام تعمیری ومرمتی کاموں کے ساتھ افطار اور تراویح کے انتظامات مکمل

حیدرآباد: 22/مارچ (عصر حاضر نیوز) ماہِ رمضان المبارک کی آمد سے استقبال کی تیاری پورے شہر میں جاری ہے۔ شہر کی بیشتر مساجد میں تزئین کاری و آہک پاشی بڑے زور وشور سے جاری ہے۔ کئی مساجد میں نوجوانوں کی ایک تعداد اپنے جذبۂ ایمانی کے ساتھ صاف صفائی کرتی نظر آرہی ہے۔ اس درمیان تاریخی مکہ مسجد اور شاہی مسجد میں رمضان المبارک سے قبل تمام ضروری انتظامات مکمل کرلئے گئے۔ مکہ مسجد کے اندرونی حصے میں نئی قالین بچھائی گئی ہے اور صحن میں شیڈ کی تیاری کا کام مکمل کرلیا گیا۔ ڈائرکٹر اقلیتی بہبود بی شفیع اللہ کی خصوصی دلچسپی سے رمضان المبارک کی آمد سے قبل تمام تعمیری اور مرمتی کام مکمل ہوچکے ہیں۔ اندرونی حصہ میں موجود تمام 16 گنبدوں میں تزئین نو کا کام مکمل ہوچکا ہے اور افطار وتراویح کے موقع پر اندرونی حصہ میں مکمل جگہ مصلیوں کیلئے استعمال کی جائے گی۔ 2008 میں اس وقت کے وزیر اقلیتی بہبود محمد علی شبیر نے اندرونی حصہ میں قالین کا انتظام کیا تھا جس کے بعد پہلی مرتبہ نئی قالین بچھائی گئی ہے۔ مکہ مسجد میں تمام ضروری کاموں کی تکمیل پر تقریباً 8 کروڑ روپئے کا خرچ آیا ہے۔ بی شفیع اللہ نے بتایا کہ نئی کارپٹ کی نگہداشت کیلئے نئی مشینیں خریدی گئی ہیں اور مینٹننس کا کام مکمل ہوچکا ہے۔ انتہائی خوبصورت

ڈیزائن کی قالین مسجد کی خوبصورتی میں اضافہ کررہی ہے۔ بارش اور دھوپ کی صورت میں مصلیوں کو تکالیف سے بچانے کیلئے ہر سال کی طرح صحن میں شیڈ تیار کیا گیا۔ بی شفیع اللہ نے بلاوقفہ برقی کی سربراہی کیلئے جنریٹرس کا انتظام کیا ہے۔ وضوخانے اور بیت الخلاء کی صفائی کا کام بھی انجام دیا گیا۔ مسجد کے حوض میں صفائی کے علاوہ خوبصورت فوارہ نصب کیا گیا ہے۔ مسجد کے بیرونی حصہ میں ورنگل جیل میں قیدیوں کی جانب سے تیار کردہ جائے نمازیں استعمال کی جارہی ہیں اور نئی جائے نمازوں کے حصول کا منصوبہ ہے۔ سابق میں مسجد کے غیر مستعملہ جائے نمازوں کو مختلف مساجد اور مدارس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ تبدیل کی گئی قالین کو بھی مساجد اور مدارس کے حوالے کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جامعہ نظامیہ سے فتویٰ حاصل کیا جارہا ہے۔ مکہ مسجد کے ساؤنڈ سسٹم کو بہتر بنایا گیا اس کے علاوہ سی سی ٹی وی کیمروں کی تعداد 43 سے بڑھا کر 75 کی گئی ہے ان میں 58 کیمرے کارکرد ہیں۔ بی شفیع اللہ نے اقلیتی بہبود کے عہدیداروں کو پابند کیا کہ وہ رمضان المبارک کے دوران وقفاً فوقفاً دورہ کرتے ہوئے انتظامات کا جائزہ لیں۔

دہلی اسمبلی میں بجٹ روکنے پر کے ٹی آر کا طنز، مزید دو جملوں "باہمی وفاق" اور "ٹیم انڈیا کا جذبہ" کو ہمیں یاد کرنے کی ضرورت

حیدرآباد 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راماراو نے طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ مزید دو جملوں "باہمی وفاق" اور "ٹیم انڈیا کا جذبہ" کو ہمیں یاد کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ آپ ریاست میں انتخابات جمہوری انداز میں کامیاب نہیں ہوسکتے جس کے بعد آپ نے ریاستی حکومت کو گرانے کی کوشش کی، پارٹی کو توڑنے کی کوشش کی اور جب کچھ بھی کام نہیں آسکا تو اپنے کٹھ پتلی کے ذریعہ سالانہ بجٹ کو پیش کرنے سے روک دیا۔ واہ واہ۔ سوشل میڈیا کے اہم پلیٹ فارم ٹوئیٹر پر سرگرم تارک راماراو نے سابق مرکزی وزیر کپل سبل کے ٹوئیٹ کو ٹیگ کرتے ہوئے یہ ٹوئیٹ کیا۔ سبل نے اپنے ٹوئیٹ میں دہلی بجٹ معاملہ پر کہا تھا کہ اس کو پیش کرنے سے روکنا ٹریفک لائٹ کی جانب سے ایک کار کو روکنے کی طرح نہیں ہے۔ انہوں نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ سرمایہ مصارف ناکافی اور مکمل بجٹ کا صرف 20 فیصد ہیں۔ تشہیر کے لئے گذشتہ سال سے زیادہ رقم مختص کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک منتخب حکومت کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار نہیں کیا جاسکتا۔

تلنگانہ اور اے پی میں اگادی تہوار کا جوش وخروش

حیدرآباد 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) دونوں تلگو ریاستوں تلنگانہ اور آندھرا پردیش میں نئے تلگو سال اگادی کا جوش وخروش دیکھا جارہا ہے۔ عوام نے مندروں میں خصوصی پوجا کے ساتھ اور گھروں میں اگادی پچھڑی بنا کر استقبال کیا۔ اس موقع پر مختلف مقامات پر لوگوں کو ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ اگادی کے موقع پر بیشتر سیاسی لیڈروں نے تلگو عوام کو اگادی کی مبارکباد پیش کی۔

تلنگانہ ریاست میں تبدیلی کی ضرورت: کشن ریڈی

حیدرآباد 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) مرکزی وزیر سیاحت کشن ریڈی نے کہا کہ یہ سال ملک اور تلنگانہ کے لیے اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ملک میں ایک بار پھر مستحکم حکومت کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی کشن ریڈی نے زور دیتے ہوئے کہا کہ تلنگانہ ریاست میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے بی جے پی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ اگادی کی تقریب میں شرکت کی اور خصوصی پوجا کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کشن ریڈی نے کہا کہ جاریہ سال کئی ریاستوں میں انتخابات ہونے والے ہیں۔ تلنگانہ کے عوام کو اگادی کے موقع پر فیصلہ لینا کرنا چاہئے کہ ہمیں نریندر

مودی کی قیادت کو آشیرواد دیتے ہوئے تلنگانہ میں حکومت بنانے میں مدد کرنی چاہئے۔

ای ڈی کی دو دن تک تفتیش کے بعد کویتا دہلی سے حیدرآباد واپس

حیدرآباد 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کے کویتا جو دہلی شراب معاملہ کے سلسلہ میں پوچھ گچھ کے لئے دہلی میں تھیں، قومی دارالحکومت سے ریاستی دارالحکومت واپس ہوگئی ہیں۔ کویتا جو وزیر اعلی کے چندرشیکھر راو کی دختر ہیں، سے دو دن تک ای ڈی نے زائد از 10 گھنٹوں تک پوچھ گچھ کی تھی۔ اس پوچھ گچھ کے ختم ہونے اور مزید پوچھ گچھ کے لئے مرکزی ایجنسی کی جانب سے انہیں طلب نہ کئے جانے پر وہ اپنے بھائی و ریاستی وزیر تارک راماراو کے علاوہ اپنے دیگر ارکان خاندان کے ساتھ حیدرآباد واپس ہوگئیں۔ کویتا کی پہلے دن کافی دیر تک پوچھ گچھ سے

ریاست میں ایک طرح کی بے چینی دیکھی جارہی تھی کہ کہیں انہیں بھی گرفتار کرکے جیل نہ بھیج دیا جائے۔

"میرا شوہر کہاں ہے"۔ تین مارملنا کی بیوی پولیس سے رجوع

حیدرآباد 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) صحافی و یوٹیوبر تین مارملنا جن کو تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندرشیکھر راو، وزیر آئی ٹی تارک راما راو، رکن کونسل کویتا اور دیگر کے خلاف اپنے یوٹیوب چینل پر قابل اعتراض ریمارکس کی کئی شکایات کے بعد گزشتہ شب حیدرآباد میں پولیس نے گرفتار کیا تھا، کی بیوی ممتا پولیس سے رجوع ہوگئی جس نے پولیس سے پوچھا کہ اس کے شوہر کو کہاں رکھا گیا ہے؟ وکلا کے ساتھ ملنا کی بیوی میڈی پلی پولیس اسٹیشن پہنچی اور اپنے شوہر کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ساتھ ہی ممتا نے پولیس سے خواہش کی کہ اس کے شوہر کی گرفتاری سے پہلے درج کردہ ایف آئی آر کی نقل بھی اس کو فراہم کی جائے۔ ممتا نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کے شوہر کو پولیس نے کہاں رکھا ہے اس کی تفصیلات بھی نہیں بتائی گئی ہیں جس پر بتایا جاتا ہے کہ پولیس نے اس کے شوہر سے ممتا کی بات کروانے کی یقین دہانی کروائی ہے۔

پیپر لیک معاملہ۔ ملزمین کے پاس سے پین ڈرائیو ضبط

حیدرآباد 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ پبلک سروس کمیشن کے پرچہ کے لیک ہونے کے معاملہ میں خصوصی جانچ ٹیم (ایس آئی ٹی) کی جانب سے جانچ 5 ویں دن بھی جاری ہے۔ جانچ ٹیم ملزمین سے 5 ویں روز بھی پوچھ گچھ کررہی ہے۔ ایس آئی ٹی نے ملزمین پراوین اور راج شیکھر کے مکانات سے شواہد اکٹھے کئے اور پین ڈرائیوز ضبط کئے۔ عہدیداروں کو شبہ ہے کہ پراوین اور راج شیکھر کافی عرصہ سے پیپر لیک کر رہے ہیں۔ ان کی پین ڈرائیو سے بعض اہم معلومات حاصل ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ حکام نے بتایا کہ پین ڈرائیوز کو پاس ورڈ دیے گئے تھے۔ اس معاملہ میں ایس آئی ٹی کی جانب سے پیشرفت جاری ہے۔

پیپر لیک معاملہ، حیدرآباد میں دفتر ٹی ایس پی ایس سی کے قریب متنازعہ پوسٹرس چسپاں

حیدرآباد 22 مارچ (نامہ نگار) شہر حیدرآباد میں تلنگانہ پبلک سروس کمیشن (ٹی ایس پی ایس سی) کے دفتر کے قریب متنازعہ پوسٹرس نے ہلچل مچادی ہے۔ نامپلی علاقہ میں ٹی ایس پی ایس سی کے دفتر کے قریب فلیکسی اور پوسٹرس آویزاں کیے گئے ہیں جس میں ٹی ایس پی ایس سی زیراکس سنٹر لکھا گیا تھا۔ 22 مارچ کو عثمانیہ یونیورسٹی جے اے سی کے اراکین نے یہ پوسٹرس لگائے جن میں طنزیہ طور پر کہا گیا ہے کہ یہاں ہر قسم کے سرکاری ملازمت کے درخواست فارم دستیاب ہیں۔ دیوار کے پوسٹروں میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ جاب پلیسمنٹ آفس نہیں ہے، زیراکس سنٹر ہے۔ پوسٹر میں مطالبہ کیا گیا کہ وزیر اعلی کو فوری طور پر تلنگانہ کے طلباء سے معافی مانگنی چاہئے۔ فوری طور پر یہ کیس سی بی آئی کے حوالے کرنا چاہئے۔ ساتھ ہی یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ وزیر اعلی کمیشن میں پرچہ کے لیک ہونے کے معاملہ میں کمیشن اور وزیر کو برخاست کردیں۔ حکومت ان طلباء کو معاوضہ ادا کرے جن کا ماہانہ 10000 روپے کا نقصان ہوا ہے۔

حیدرآباد کے راشٹرپتی نیلائم کو عوام کے لئے کھول دیا گیا

حیدرآباد 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے جنوبی ہند میں اپنی سرمائی قیامگاہ راشٹرپتی نیلائم کو عوام کے لئے کھول دیا۔ انہوں نے قومی دارالحکومت نئی دہلی میں واقع راشٹرپتی بھون سے ورچول طریقہ کے ذریعہ حیدرآباد کے بولارم میں واقع راشٹرپتی نیلائم کا افتتاح انجام دیا۔ راشٹرپتی نیلائم کے چمن، سبزہ زار، سرسبزی وشادابی اور راک گارڈن کو اب عوام کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ اس کے چمن، سبزہ زار اور خوب صورت نظاروں نے عوام کو اپنی طرف راغب کیا ہے۔ سکندرآباد کے بولارم کے 97 ہیکٹرس پر یہ راشٹرپتی نیلائم پھیلا ہوا ہے۔ اس کو نظام حیدرآباد کے دور میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس میں کئی قسم کے پھول اور پھل کے درخت ہیں، 16 کمروں والے اس نیلائم میں دربار محل، ڈائننگ ہال کی علحدہ شناخت ہے۔ اس کی زیر زمین سرنگ کشش کی سبب بنی ہوئی ہے۔ راک گارڈن، آبشار بچوں کے لئے کشش کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ یہاں کے چمن، نظاروں اور آبشاروں کی بہتر طور پر نگرانی اور دیکھ بھال کی گئی ہے۔ راک گارڈن میں 1830 درخت لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بغیر میووں کے مختلف اقسام کے درخت بھی لگائے گئے۔ اس پارک میں سات رنگوں کے 13 اقسام کے درخت لگائے گئے۔ اس پارک میں جملہ 737 درخت لگائے گئے ہیں۔ یہاں پر تتلیوں کے گارڈن کو بھی ترقی دی گئی ہے۔ اسے تتلی کی شکل میں بنایا گیا۔ اس میں چھوٹے درخت لگائے گئے ہیں تاکہ تتلیاں یہاں راغب ہوسکیں۔ تلنگانہ حکومت کے سرسبزی وشادابی کے ہریتا ہارم پروگرام کے تحت 30 مختلف نوعیت کے 495 جاپانی درخت بھی یہاں لگائے گئے جس سے حیاتیاتی تنوع میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ یہاں آنے والوں کو بہت معلومات حاصل ہورہی ہیں۔ تلنگانہ میں پائے جانے والے 901 درخت بھی یہاں لگائے گئے۔ مغربی گھاٹوں کے لکڑی کے درخت جو حیدرآباد کی فضا میں اگ سکتے ہیں۔ وہ بھی لگائے گئے۔ شہر کے عوام یہاں کے خوب صورت نظاروں سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں کیونکہ یہاں کے نظارے شہر کے کسی بھی چمن یا پھر تفریحی مقام پر نہیں ہیں۔

اگادی کے موقع پر تارک راماراو اور کویتا کی مبارکباد

حیدرآباد 22 مارچ (عصر حاضر نیوز) بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کے کویتا نے ریاست کے عوام کو تلگو نئے سال اگادی کی مبارکباد پیش کی۔ سوشل میڈیا کے اہم پلیٹ فارم ٹوئیٹر پر سرگرم کویتا نے اپنے پیام میں ریاست کے عوام سے نیک خواہشات کا بھی اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے عوام کو اس موقع پر ترقی کی راہ پر آگے بڑھنا چاہیے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئے سال کے موقع پر ہر گھر میں دولت، صحت اور خوشیاں ہوں اور ریاست خوشحال رہے۔ تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی و ریاست کی حکمران جماعت بی

آر ایس کے کارگذار صدر تارک راماراو نے بھی ریاست کے عوام کو اگادی کی مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے اپنے ٹوئیٹ میں کہا کہ یہ نیا سال ایک اور سنگ میل ہے۔ آئیے ماضی کو بھلا کر نئے سال کا استقبال کریں۔ انہوں نے نئے سال کے موقع پر کامیابیوں کیلئے نیک تمناؤں کا بھی اظہار کیا۔

عالمی سطح پر بینکنگ بحران؛ وجوہات کیا ہیں؟

دنیا کی بڑی مالیاتی کارپوریشنز مشکل میں ہیں۔ مختلف ممالک کے مرکزی بینک جو دیوالیہ ہو جانے والے چھوٹے بینکوں کو مشکل سے نکالنے کے لیے سامنے آرہے ہیں، وہ خود گرداب میں پھنسے نظر آتے ہیں جبکہ دنیا میں سٹاک مارکیٹوں کی صورتحال بہت غیر مستحکم ہے۔ کیا آپ کو یہ سب سنا سنایا لگ رہا ہے؟ موجودہ صورتحال نے بہت سے لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ کیا ہم سنہ 2008 میں آنے والے عالمی معاشی بحران جیسی صورتحال سے دوبارہ دوچار ہونے کے قریب آرہے ہیں۔ اگرچہ امریکہ اور یورپ میں سیاسی رہنما اور مرکزی بینک یہ یقین دلوا رہے ہیں کہ اُن کا مالیاتی نظام مضبوط اور مستحکم ہے مگر حالیہ دنوں میں عالمی سطح پر سرمایہ کاروں میں گھبراہٹ کے آثار واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں جس کی وجہ سے دنیا بھر کی سٹاک مارکیٹوں میں بطور خاص بینکنگ سیکٹر کے حصص میں شدید قسم کے اُتار چڑھاؤ نظر آرہا ہے۔ سوئس حکومت کی حمایت کے ساتھ انوسٹمنٹ بینکنگ کمپنی 'یو بی ایس' نے اتوار کو کریڈٹ سوئس کی ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ یہ دونوں بڑی بینکنگ کارپوریشنز ہیں جو دنیا بھر میں سرمایہ کاری کے کام کرتی ہیں۔ سوئس بینکنگ اپنے مالی استحکام کے لیے مشہور ہے، اس لیے کریڈٹ سوئس کے خاتمے اور یو بی ایس کے ساتھ اس کے جبری انضمام نے یورپی ملک کے اندر اور باہر لوگوں کو حیران کیا ہے۔ خیال رہے کہ اس سے قبل دو امریکی بینکوں، سلیکون ویلی بینک (ایس وی بی) اور سگنیچر بینک کے دیوالیہ ہونے کے بعد عالمی سطح پر گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا۔ یہ دونوں امریکی بینک ٹیکنالوجی کے شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے مہارت رکھتے ہیں۔ اگرچہ سنہ 2008 کے بعد سے امریکہ میں دونوں بینک کا دیوالیہ ہونا بینکنگ کے شعبے میں بڑی ناکامیاں ہیں تاہم یہ دونوں کسی بھی طرح کریڈٹ سوئس کے سائز کے قریب کہیں بھی نہیں تھے، جو کہ دنیا کے 30 بڑے بینکوں میں سے ایک ہے۔ اگرچہ مذکورہ بینکوں کے علاوہ کوئی اور ادارہ دیوالیہ نہیں ہوا ہے تاہم مرکزی بینکوں میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی ہے جس کے باعث مالیاتی لین دین کے معمول کے کام کو یقینی بنانے کے لیے اضافی لیکویڈیٹی فراہم کرنے کے نئے اقدامات کا اعلان کیا ہے اور ایسا گذشتہ 23 برسوں میں صرف دو بار ایسا کیا ہے۔ پہلی بار سنہ 2008 کے مالی بحران کے دوران اور پھر وبائی امراض کووڈ کے آغاز میں۔ اس کا مقصد لوگوں کا اعتماد بڑھانا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ بینک اب بھی صارفین کو قرضہ دے سکیں اور ان صارفین کی ادائیگی کر سکیں جو اپنی رقم بینکوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔ کریڈٹ سوئس کے مسائل بہت پہلے سے چلے آرہے ہیں جن میں سالوں سے جاری رسک مینجمنٹ کی غلطیوں سے لے کر منی لانڈرنگ جیسے سکینڈلز شامل ہیں جبکہ گذشتہ سال ہونے والے بھاری نقصانات نے پچھلے سالوں میں ہونے والے منافع کو ضائع کر دیا ہے۔ لیکن پچھلا ہفتہ انتہائی اہم تھا کیونکہ سوئس نیشنل بینک کی طرف سے فراہم کردہ 50 بلین ڈالر کی ہنگامی امداد کے باوجود بینک نے خود کو اچانک نیچے کی طرف جاتے دیکھا، اور اس کے کلائنٹس نے اپنے فنڈز کو دوسرے بینکوں میں منتقل کرنا شروع کر دیا۔ جبکہ اس سے قبل دیوالیہ ہونے والے دونوں امریکی بینکوں کے اپنے الگ ہی مسائل تھے۔ یہ عجیب بات تھی کہ وہ اثاثہ جو ایس وی بی کے لیے انتہائی محفوظ سمجھا جاتا تھا اسی نے اس کے لیے سنگین مسائل پیدا کیے۔ سالوں کی کم شرح سود کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ادارے نے بڑے پیمانے پر امریکی ٹریژری بانڈز خریدے۔ فیڈرل ریزرو (فیڈ، امریکی مرکزی بینک) کی طرف سے حالیہ مہینوں میں رقم کی قیمت میں اچانک اضافے نے بانڈز کی قدر کو کم کر دیا۔ چنانچہ بینک کو اپنے کلائنٹس کی رقم کو واپس کرنے کی ضمانت کے لیے لیکویڈیٹی حاصل کرنے پر مجبور ہونا پڑا، خاص طور پر ٹیکنالوجی کمپنیاں جو 2021 کے بلبلے کے بعد اس شعبے میں آنے والے بحران سے متاثر ہوئیں، اور صارفین کی ادائیگی کے لیے اسے اپنے بانڈز کا ایک بڑا حصہ خسارے میں اور مقررہ تاریخ سے پہلے ہی فروخت کرنا پڑا۔ جہاں تک سگنیچر بینک کا سوال ہے تو وہ کرپٹو کرنسیوں کی قدر میں حالیہ گراوٹ کی وجہ سے زیادہ متاثر ہوا۔ دونوں امریکی بینکوں نے پایا کہ ان کی بیلنس شیٹ اتنی مضبوط نہیں رہیں کہ وہ اپنے صارفین کے ذریعے جمع کیے جانے والے رقم کی ادائیگی کو برداشت کر سکیں۔ لیکن ایک عام فیکٹر بھی ہے جو کہ کریڈٹ سوئس سمیت تینوں اداروں کو متاثر کرتا ہے اور یہ عمومی طور پر بینکنگ سیکٹر میں آنے والے شرح سود میں تیزی کے ساتھ ہونے والا اضافہ ہے۔ دنیا بھر کے مرکزی بینکوں نے مسلسل مہنگائی کو روکنے کی کوششوں میں کرنسی کی قیمت میں اضافہ کیا ہے، جو کئی ممالک میں دوہرے ہندسوں میں اور دہائیوں میں اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ سالوں کی کم شرح سود کے بعد، یہ اضافہ بڑے صدمے کے طور پر سامنے آیا ہے۔ وہ بینک جن کے پاس سرکاری بانڈز ہیں ان کی قیمتیں شرح سود میں اضافے کی وجہ سے گر گئی ہیں اور اس طرح انھیں اچانک پتہ چلا کہ ان کے اثاثوں کی قیمت کم ہو گئی ہے۔ بی بی سی کے فنانس ایڈیٹر سائمن جیک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ شرح سود میں اضافے نے 'ان سب سے محفوظ سرمایہ کاری کی قدر کو بھی متاثر کیا ہے جس میں بینک اپنی کچھ رقم رکھتے ہیں۔ اس نے سرمایہ کاروں کو خوفزدہ کر دیا ہے اور تمام بینکوں کے حصص کی قیمتوں کو گرا دیا ہے، جس سے بینکوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ وال سٹریٹ پر سب سے بڑی بینکنگ کارپوریشنوں کو سان فرانسسکو میں واقع ٹیکنالوجی کے شعبے میں مہارت رکھنے والے ایک اور بینک فرسٹ ریپبلک کے بچاؤ کے لیے لیکویڈیٹی فراہم کرنی پڑی ہے۔ اور فیڈرل ریزرو نے اعتراف کیا ہے کہ عام طور پر امریکی بینکوں کو ہنگامی قرض دینے میں اضافہ ہوا ہے۔ تجزیہ کار اس بات پر متفق ہیں کہ جس مسئلے نے سنہ 2008 میں پورے بینکنگ سسٹم کو متاثر کیا تھا وہ آج موجود نہیں ہے۔ اس وقت، دنیا بھر کے بینکوں کو اچانک پتہ چلا کہ وہ امریکی رئیل سٹیٹ مارکیٹ میں ناکام سرمایہ کاری کا شکار ہیں۔ اس کی وجہ سے حکومت کو بڑے بیل آؤٹ کرنے پڑے، مالیاتی بحران پیدا ہوا اور عالمی معاشی بدحالی سامنے آئی۔ اس کے بعد سے بینکوں کو زیادہ لیکویڈیٹی رکھنے اور اس قسم کے خطرے کو محدود کرنے پر مجبور کرنے کے لیے ضوابط نافذ کیے گئے ہیں۔ زیادہ تر ماہرین کا خیال ہے کہ موجودہ مسائل کا محدود اثر پڑے گا۔ نوبل انعام یافتہ پال کرگمین نے رواں ہفتے ایک کالم میں کہا کہ 'یہ سنہ 2023 ہے، سنہ 2008 نہیں ہے۔ ہم شاید سلسلہ وار باقاعدہ مالیاتی بحران نہیں دیکھ رہے ہیں' اس کے باوجود، بینکنگ کی دنیا انتہائی پیچیدہ ہے اور نظام میں نئی کمزوریوں کی نشاندہی کرنا مشکل ہے۔ جیسا کہ موجودہ شرح سود اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اتار چڑھاؤ کی موجودہ صورتحال میں دیکھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بینکوں کی صحت کے بارے میں گھبراہٹ اکثر متعدی ہوتی ہے، اور اگر گاہک اپنی جمع پونجی کے بارے میں فکر کرنے لگیں تو وہ اپنے بینک کی ویب سائٹ یا ایپ سے صرف چند سیکنڈ میں اپنی رقم نکال سکتے ہیں۔ بہرحال اعتماد کے مکمل خاتمے کے بغیر بھی جو مالیاتی بحرانوں کی عکاسی کرتا ہے، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ریگولیٹرز قوانین کو مزید سخت کر رہے ہیں اور بینک قرض دینے کے لیے بہت زیادہ تیار نہیں ہیں۔ یہ خاص طور پر اس حساس وقت میں عالمی معیشت کو سست کر سکتا ہے، جبکہ بڑھتی ہوئی قیمتیں صارفین کی جیبوں پر اضافی دباؤ ڈال رہی ہیں۔ کم از کم امریکہ اور یورپ میں شہریوں کو اپنی بچت کے متعلق خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہاں تک کہ کسی بینک یا بلڈنگ سوسائٹی کے ناکام ہونے کے غیر معمولی منظر نامے میں بھی، ان کی جمع پونجی کے لیے تحفظ موجود ہے۔ امریکی حکومت ڈھائی لاکھ ڈالر تک کے تمام بینک ڈپازٹس کی واپسی کی ضمانت دیتی ہے۔ امریکہ میں اثاثوں کا تحفظ مختلف قسم کی مصنوعات کا احاطہ کرتا ہے، چیکنگ اور سیونگ اکاؤنٹس سے لے کر پری پیڈ کارڈز اور ڈیپازٹ کے سرٹیفکیٹس تک۔ ایس وی بی اور سگنیچر بینک کے معاملے میں امریکی حکومت نے ایک اور قدم آگے بڑھایا اور ڈھائی لاکھ ڈالر تک کے ڈیپازٹس کی مکمل ضمانت دی، لیکن 250,000 ڈالر کی حد سے زیادہ پر اس طرح کی گارنٹی نہیں ہے۔ اور اگر مستقبل میں کوئی دوسرا بینک ناکام ہو جاتا ہے تو شاید ہی وہ دوبارہ ایسا کرے۔ دوسری جناب یورپی یونین میں ایک لاکھ یورو کی رقم پر ڈیپازٹ پروٹیکشن ہے جبکہ برطانیہ میں یہ 85 ہزار پاؤنڈ تک کی رقم پر حاصل ہے۔ دوسری طرف بہت سے تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ موجودہ بحران کے دوسرے نقصانات تو ہو سکتے ہیں لیکن زیادہ منفی اثرات نہیں ہوں گے۔ بی بی سی کی بزنس نامہ نگار دھرشینی ڈیوڈ کہتی ہیں کہ 'مارکیٹ کی ہلچل کے نتائج زندگی کے بڑھتے اخراجات کے اثرات کو کم کر سکتے ہیں'۔ مزید ڈیوڈ نے خاص طور پر تیل اور گیس کی قیمتوں میں کمی کا ذکر کیا جو گذشتہ چند ہفتوں کی ہنگامہ خیزی کے دوران دیکھی گئی ہے، جس سے صارفین کی جیب پر بار کچھ کم ہوا ہے۔

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

مدارس کے چندے کے سلسلے میں کچھ باتیں

بسلسلہ چندۂ مدراس اسلامیہ چند سطور تحریر کرنے کی جرات اور چند اہم پہلوؤں پر خصوصی توجہ اور مذاکرہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، اس سلسلہ میں بعض حضرات تو وہ ہیں جو سرے سے مساجد و مدارس کے چندے کو ایک واہیات شئی ہی نہیں گردانتے بلکہ مطلقاً معیوب اور قابل نکیر سمجھتے ہیں۔ بر بناء ایں وہ سفراء مدارس کی تذلیل و توہین وتحقیر وتمسخر اڑانے کی حد تک پہونچ جاتے ہیں مسلمانوں کا یہ گروپ بعض اوقات حد سے تجاوز کرتے ہوئے سفراء کے تئیں مخرب الاخلاق جملے کشید کرنے سے بھی نہیں چونکتا۔ مثلاً لوگوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے چندے کے بندے وغیرہ۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی سفیر کو پکڑ کر وجھڑک کر باہر کر دیا، کسی کو ڈانٹ دیا گھر یا دوکان کے اندر ہی کہلا دیا کہ وہ گھر پر نہیں ہے یا بار بار چکر لگوانا وغیرہ، واضح ہو کہ چندہ کا یہ نظام صرف مسلمانوں ہی میں نہیں ہے بلکہ ہر قوم وملت میں جاری ہے۔ اسی طرح مختلف ملی تنظیموں اور انجمنوں کا حال ہے۔ یہود و ہنود ہوں یا عیسائی یا اقوام غیر سب کے یہاں اسی طرح ملی خدمات کے شعبہ قائم ہیں کہ باہم ایک دوسرے کے زبردست معاون ہیں حتی کہ اہل مدارس کو طعنہ دینے والے جن اسکولوں کے پروردہ ہیں وہاں بھی چندہ وعطیہ کے نام سے باقاعدہ اور بے قاعدہ چندہ خوب وصولا جاتا ہے تو کیا یہ کہا جائے گا کہ ان لوگوں اور ان کو بچوں نے چندے سے تعلیم حاصل کی ہے؟ پھر یہ کہ دینی وملی ضرورتوں کی تکمیل کے سلسلہ میں چندہ اور چندہ کی ترغیب دینا خود حضور ﷺ سے بھی ثابت ہے چنانچہ غزوہ تبوک کے موقعہ پر اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کو جہاد کے لئے چندہ جمع کرنے کی ترغیب دینا ثابت ہے۔ بعض موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ سے چندہ جمع کیا سفراء مقرر کئے تاکہ جہاد وغزوہ وغیرہ میں خرچ کیا جا سکے اسی طرح عہد خلفاء راشدین ؓ کے دور میں بھی یہ سلسلہ برابر جاری رہا اسی اہمیت کے پیش نظر مدارس اسلامیہ کے تحفظ وبقاء کا سامان پیدا کرنا بھی ایک اہم ضرورت واہم ذمہ داری ہے جو کہ امت مسلمہ پر عائد ہوتی ہے اور اسی ضمن میں مدارس کے لئے فراہمی چندہ کی اہمیت بھی سامنے آجاتی ہے لہذا دینی وملی ضرورتوں کیلئے چندہ جمع کرنا سنت رسول بھی ہے۔ نیز امت مسلمہ ہمیشہ سے اسپر کام کرتی آرہی ہے۔ ماہ رمضان آتے ہی یہ بے چارے سفراء (علماء حفاظ، قراء) اپنے گھروں سے نکل کر پورے ماہ ملک کے طول وعرض میں عاشق بدنام کی طرح ایسے گھن چکر بن جاتے ہیں کہ کبھی یہاں تو کبھی وہاں، کبھی اس ضلع کبھی اس صوبہ، پرندے بھی اپنی ڈالیاں اتنی تبدیل نہیں کرتے ہونگے جتنی اس ماہ میں علماء کرتے ہیں، گیارہ مہینے مدرسے میں اور ایک ماہ اسفار میں، بیوی بچوں کے لئے یہ کب وقت نکالتے ہوں گے؟ فیا اسفا! آج کے اس پرآشوب دور میں جگہ در جگہ مقامات در مقامات جدیدہ قدیمہ چندہ وصولی گویا سر بکف نکلنا ہے۔ واقعی یہ اہل مدراس کتنے سخت جان ہوتے ہیں۔ حدیث میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا کہا گیا ہے، ان سفراء کی سحری کہیں، فجر کہیں اور ظہر کہیں، افطار کہیں اور سحری کہیں، پورے ماہ کوئی مستند ٹھکانہ نہیں (الا ماشاء اللہ) دیوانہ وار مختلف نمازیں مختلف مساجد میں پڑھنی پڑتی ہیں۔ اس لئے سفر میں نکلنے والے علماء کا احترام تو بنتا ہے۔ مگر ہمارے امراء ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں جیسا کہ عام بھکاریوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ سخت درشت لہجے میں گفتگو، لمبی لمبی قطاریں لگوائی جاتی ہیں، ان کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان میں بعض جبال العلم، بعض شیوخ الاحادیث، بعض اساتذہ حدیث، کوئی مفسر تو کوئی فقیہ وقت، کوئی امام المنطق تو کوئی امام الفلسفہ، کوئی مصنف ہے تو کوئی مناظر وقت۔ کوئی دنیائے خطابت کا شہسوار، تو کوئی کچھ اور، ان سب کے اپنے اپنے حلقے اور اپنا اپنا ایک مقام ہے مگر چندہ وصولی کے لئے یہ باوقار روزہ دار (اکثر سفراء سفر کی رخصت سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے روزہ نہیں رکھتے اور بے محابہ ہوٹلوں کی زینت بن کر صحیح سفراء کی بدنام کی باعث بنتے ہیں) حضرات متاع آبرو لٹائے ہوئے، عزت نفس کو مجروح کر کے لائن میں کھڑے ہیں، ایسا لگتا ہے جیسے ان کو پولس نے گرفتار کر کے مجرمین کی لائن میں کھڑا کر دیا ہے، اور ان کا حساب وکتاب چل رہا ہے۔ افسوس در افسوس! ان تمام احوال کو سامنے رکھ کر ہونا تو یہ چاہئے کہ چندے کا نظام رمضان سے باہر لایا جائے، اور اس کے لئے ملکی سطح پر امراء اور علماء کو مشاورت کرنی چاہئے، اور باہم گفت وشنید کے بعد اس نظام کو ختم کر کے غیر رمضان کی طرف منتقل کر دیا جائے۔ مذکورہ بحث کا دوسرا اور بڑا اہم پہلو جو بھرپور مذمت چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ علماء کے اس گروہ میں بوگس مدارس کے نام پر چندہ بٹورنے والے مولوی نما کچھ لوگ بھیڑئے کی کھال بھی پہنے ہوئے ہوتے ہیں وہ شکل وصورت سے علماء معلوم ہوتے ہیں۔ مگر یہ وہ مکار وعیار لوگ ہیں جو بنام مدارس نقلی رسیدات، جھوٹی دستاویزات وجعلی تصدیقات بنوا کر اور مدرسہ کا جھوٹا بورڈ کسی کمرے پر لگا کر، اور دو چار طلبہ فراہم کر شب وروز گیارہ ماہ بشمول رمضان بڑھ چڑھ کر وصولیابی میں ہی لگے رہتے ہیں۔ ایسے ہی ناہنجاروں کی غلیظ حرکت کی وجہ سے مدارس بدنام ہو رہے ہیں، اور ایسے ہی نابکاروں نے مدارس کی حیثیت کو مجروح کر کے رکھ دیا ہے۔ چند سال قبل تو یہ لوگ آٹے میں نمک کے برابر تھے مگر اب یہ آٹے میں آٹے کے برابر معلوم ہوتے ہیں، واللہ یہ علماء نہیں بلکہ علماء کے لباس میں یا تو بھکاری ہیں یا دھوکہ باز، اور علماء کے نام پر داغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ نام نہاد چندہ وصولی کے ماشٹر مائنڈ نہایت بے غیرتی کا مظاہرہ اور علماء کا وقار داؤ پر لگا کر اور نہایت نچلی سطح پر اتر کر وصولیابی کرتے ہیں۔ اس طرح کے نام نہاد مچندوں نے علماء کے وقار کو بہت ٹھیس پہونچائی ہے۔ بسلسلہ چندہ قبل از اعلان سفراء سنجیدہ اور حاضر دماغ ائمہ حضرات دیگر کاغذات کے ساتھ سفراء کا آدھار کارڈ اور دیگر معتبر علماء کی تصدیقات کو چیک کر لیں۔ بوقت تعاون تحریرات کو ضرور دیکھیں۔ نیز مدرسے کی ضروریات عزائم اور منصوبے پر مشتمل تحریر پر بھی نظر ڈال لی جائے۔ بعد از اطمینان تصدیق وتحقیق پھر خوب ہمت افزائی کی جائیں۔ اور بہتر یہ ہے سفراء مدارس کی جانچ پڑتال کے لئے ہر قصبے وشہر میں علماء کی ایک کمیٹی ہونی چاہئے تاکہ بوگس چندے پر بروقت بند باندھا جا سکے۔

از: غیاث الدین دہام پوری (بجنور) محلہ بندو قچیان دھام پور
سابق خادم جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ

مقامی ریستوران پہنچنے پر میسی کے ہزاروں مداح ایک جھلک دیکھنے پہنچ گئے

بیونس آئرس:22/مارچ (ذرائع) ارجنٹائن کے دارالحکومت بیونس آئرس کا ایک ریستوران اس وقت توجہ کا مرکز بن گیا جب شائقین فٹ بال کو خبر ہوئی کہ لیونل میسی یہاں کھانا کھانے آئے ہیں۔خبر رساں ادارے 'ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق میسی پیر کی شب کھانا کھانے ریستوران پہنچے تو دیکھتے ہی دیکھتے وہاں ایک بڑا ہجوم اکٹھا ہوگیا۔وہاں سے نکلنے کے لیے میسی کو پولیس کی ضرورت بھی پڑ گئی۔جب پولیس میسی کو اس ریستوران سے نکال رہی تھی تو اس موقع پر سڑک کنارے فینز کا ہجوم 'میسی، میسی کے نعرے لگا رہا تھا اور 'موچاچوس نامی گیت گایا جا رہا تھا۔یہ گیت ارجنٹائن کے گزشتہ برس قطر میں ورلڈ کپ جیتنے کے بعد ملک کا غیر رسمی ترانہ بن چکا ہے۔بیونس آئرس کا یہ علاقہ بارز اور ریستورانوں کے لیے مشہور سمجھا جاتا ہے۔میسی کے مداحوں کا یہ ماننا ہے کہ اپنے پیش رو میراڈونا کی طرح وہ بھی اب مقبولیت کی بلندیوں پر پہنچ چکے ہیں۔سن 1986 میں ارجنٹائن کو دوسرا ورلڈ کپ جتوانے کے بعد میراڈونا بھی سڑکوں پر کھلے عام نہیں گھوم سکتے تھے کیوں کہ جہاں وہ جاتے ان کے فینز ان کا آٹوگراف یا تصویر بنوانے کے لیے ان کا پیچھا کرتے تھے۔لیکن میسی کے لیے ہمیشہ ایسا نہیں تھا۔ایک وقت تھا جب ارجنٹائن کی ہار کا ذمے دار میسی کو سمجھا جاتا تھا۔یہاں تک کہ 2016 میں میسی نے دلبرداشتہ ہو کر قومی ٹیم سے ریٹائرمنٹ کا بھی فیصلہ کر لیا تھا۔لیکن بعد میں اسے واپس لے لیا تھا۔آج محسوس ہوتا ہے کہ فینز ماضی کو بالکل فراموش کر چکے ہیں اور وہ ان کا بالکل ویسے ہی پیچھا کرتے ہیں جیسے 36 برس پہلے ڈیاگو میراڈونا کا پیچھا کیا جاتا تھا۔پیر کو ہجوم اس قدر بڑا تھا کہ پولیس کو ریستوران میں داخل ہو کر میسی کو وہاں سے نکالنا پڑا۔سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیوز اور تصاویر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مداح انہیں چھونے اور دیکھنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔ریستوران سے نکالتے ہوئے ان کے مداحوں کو "میسی مجھے تم سے پیار ہے"، "شکریہ لیو" جیسے الفاظ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے۔ٹوئٹر پر ایک صارف نے لکھا، "مجھے دیکھنے کا شکریہ کیپٹن، اب میں آرام سے مر سکوں گا۔" ان الفاظ کے ساتھ انہوں نے ویڈیو پوسٹ کی جس میں مسکراتے ہوئے میسی کو دیکھا جا سکتا ہے جنہیں پولیس وہاں سے نکال رہی تھی۔گزشتہ برس دسمبر میں میسی کی قیادت میں ارجنٹائن نے فرانس کو پنلٹی شوٹ آؤٹ پر شکست دے کر ورلڈ کپ جیتنے کا ارجنٹائن کا 36 سالہ انتظار ختم کیا تھا۔ورلڈ کپ کی فتح کے بعد بیونس آئرس میں جشن منانے کے لیے بس کا سفر کینسل کرنا پڑا تھا کیوں کہ لاکھوں مداحوں کی موجودگی میں بس کا چلنا ناممکن ہو چکا تھا۔

افغانستان پاکستان ٹی 20 سیریز کے لیے افغان ٹیم کا اعلان، سابق کپتان محمد نبی کی ٹیم میں واپسی

کابل:22/مارچ (ذرائع) پاکستان کے خلاف رواں ماہ شارجہ میں شیڈول ٹی 20 سیریز کے لیے افغانستان کرکٹ ٹیم کے سکواڈ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔کرکٹ کی کوریج کرنے والی ویب سائٹ کرک انفو کے مطابق افغان ٹیم کے سابق کپتان محمد نبی کی ٹیم میں واپسی ہوئی ہے اور ان کے ساتھ ساتھ صدیق اللہ اتل کو بھی پہلی مرتبہ قومی ٹی میں شامل کیا گیا ہے۔گزشتہ ماہ یو اے ای کے خلاف ہونے والی ٹی 20 سیریز کے لیے افغان سکواڈ میں شامل دو کھلاڑیوں رحمت شاہ اور حضرت اللہ زرزئی کو پاکستان کے خلاف سیریز کے لیے سکواڈ میں شامل نہیں کیا گیا جبکہ نجات مقصود اور ظاہر خان کو ریزرو کھلاڑیوں میں شامل کیا گیا ہے۔آل راؤنڈر اور سابق کپتان محمد نبی قومی ٹیم کے لیے آخری مرتبہ نومبر میں سری لنکا کے خلاف ون ڈے میچ کھیلے تھے جبکہ آسٹریلیا میں کھیلے گئے ٹی 20 ورلڈ کپ کے بعد انہوں نے کپتانی سے استعفی دے دیا تھا۔افغانستان کرکٹ بورڈ (اے سی بی) کے سی ای او نصیب خان کہتے ہیں کہ 'ہماری ٹیم ٹریننگ کیمپ میں بھرپور تیاری کر رہی ہے اور سلیکٹرز نے بہترین کھلاڑیوں کو سیریز کے لیے سکواڈ میں شامل کیا ہے۔' پاکستان کے خلاف شیڈول یہ ٹی 20 سیریز افغانستان کی آسٹریلیا کے خلاف گزشتہ سال منسوخ ہونے والی ون ڈے سیریز کی متبادل کے طور پر کھیلی جا رہی ہے۔خیال رہے آسٹریلیا نے افغانستان میں خواتین پر تعلیمی پابندی کے خلاف یہ سیریز کھیلنے سے انکار کر دیا تھا۔کرکٹ آسٹریلیا نے یہ فیصلہ آسٹریلوی حکومت سے مشاورت کے بعد کیا تھا۔دوسری جانب اس سیریز کے لیے پاکستان نے بابر اعظم، محمد رضوان، حارث رؤف، فخر زمان اور شاہین شاہ آفریدی کو آرام کا موقع دیا ہے جس کے بعد ٹیم کی کپتانی آل راؤنڈر شاداب خان کریں گے۔دونوں ٹیموں کے درمیان سیریز کے تین میچ 24، 26 اور 27 مارچ کو شارجہ میں کھیلے جائیں گے۔افغانستان کا سکواڈ: راشد خان (کپتان)، رحمان اللہ گرباز (وکٹ کیپر)، ابراہیم زدران، عثمان غنی، صدیق اللہ اتل، نجیب اللہ زدران، افسر زرزئی، کریم جنت، محمد نبی، عظمت اللہ عمرزئی، گلبدین نائب، شرف الدین اشرف، نور احمد، مجیب الرحمان، فرید احمد، فضل حق فاروقی، نوین الحق۔ریزرو: بنگیال خاروٹی، ظاہر خان، نجات مقصود۔

نیتو نے ہندوستان کے لیے پہلا تمغہ یقینی بنایا

نئی دہلی، 22 مارچ (ذرائع) دولت مشترکہ کھیل 2022 کی طلائی تمغہ جیتنے والی نیتو گھانگھاس نے بدھ کو خواتین کی عالمی باکسنگ چیمپئن شپ کے کوارٹر فائنل میں جاپان کی مدوکا واڈا کو شکست دے کر ہندوستان کا پہلا تمغہ یقینی بنایا۔نیتو نے 48 کلوگرام زمرے میں آر سی ایس (ریفری اسٹاپیج) طریقہ سے مدوکا کو شکست دی۔اس نے اپنے آخری دو مقابلوں میں بھی آر ایس سی کے مخالف باکسر کو شکست دی تھی۔اس جیت کے ساتھ ہی نیتو نے سیمی فائنل میں پہنچ کر ہندوستان کے لیے کم از کم کانسی کا تمغہ یقینی بنایا ہے۔مدوکا کو شکست دینے کے بعد نیتو نے کہا کہ "میں نے اب تک جتنے بھی مقابلہ کئے ہیں، میں تکنیک کا استعمال اچھی طرح کرنے میں کامیاب رہی ہوں۔میں نے آر ایس سی کے خلاف تینوں میچ جیتے ہیں۔یہ اگلے باکسر پر دباؤ ڈالے گا اور مجھے فائدہ دے گا۔" انہوں نے کہا کہ "ہماری پوری ٹیم گولڈ میڈل کا ہدف لے کر آئی ہے۔ہم اپنا 100 فیصد دیں گے اور گولڈ لیں گے۔پچھلی بار میں گولڈ جیتنے سے محروم رہی تھی لیکن اس بار میں بہتر تیاری کر کے آئی ہوں۔ہندوستان میں گھریلو شائقین کا ہونا بھی ایک فائدہ ہے۔اس لیے میں سونا ہاتھ سے نہیں جانے دوں گی۔

عمران ملک آئی پی ایل میں جلوہ دکھانے تیار

حیدرآباد:22/مارچ (ذرائع) عمران ملک آئی پی ایل میں اپنے ڈیبیو کے بعد سے ہی اس طوفانی گیند باز نے دنیا کے معروف بلے بازوں کے دلوں میں ڈر پیدا کر رکھا ہے۔اس 23 سالہ نوجوان تیز گیند باز کی نظریں اب آئی پی ایل میں دھوم مچانے پر لگی ہوئی ہیں۔آئی پی ایل کا 16 واں سیزن 31 مارچ سے شروع ہوگا۔اس بار لیگ میں کئی کھلاڑی داخل ہوں گے جو عمران کی اسپیڈ کے قریب بولنگ کریں گے۔ان میں ایک نام ایسا بھی ہے جو سب کو حیران کر سکتا ہے۔آر سی بی ٹیم نے اپنی ٹیم میں ایسے تیز گیند باز کو شامل کیا ہے جو 150 پلس پر لگاتار گیند بازی کر رہا ہے۔دائیں ہاتھ کے تیز گیند باز عمران ملک نے آئی پی ایل کے 15 ویں ایڈیشن میں سن رائزرز حیدرآباد کے لیے کھیلتے ہوئے 157 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند پھینکی تھی۔انہوں نے یہ ریکارڈ دہلی کیپٹلس کے خلاف بنایا۔یہ پچھلے سیزن میں کسی بھی گیند باز کی تیز ترین گیند تھی۔انہوں نے گزشتہ آئی پی ایل سیزن میں تقریباً تمام میچوں میں تیز ترین گیند بازی کا اعزاز حاصل کیا تھا۔

تلنگانہ کے شہری کی سعودی عرب کے ہوائی اڈے پر سوار ہونے سے پہلے ہارٹ اٹیک سے موت

حیدرآباد: حالیہ دنوں میں اچانک دل کا دورہ پڑنے کے واقعات نے عوام میں خوف و ہراس پھیلا دیا ہے اور یہ تشویش کا باعث بن گیا ہے۔ایسے ہی ایک المناک واقعہ میں تلنگانہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جسے ہندوستان جانے والی فلائٹ میں سوار ہونا تھا سعودی ہوائی اڈے پر دل کا دورہ پڑا اور وہ فوت ہوگیا۔اس شخص کی شناخت محمد چاند پاشا کے نام سے ہوئی ہے، جس کی ہندوستان جانے والی پرواز سے محض ایک گھنٹہ قبل دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔پاشا، جس کی عمر 50 سال بتائی جا رہی ہے، تلنگانہ کے جگتیال کے کوڈیمیال منڈل کے کوٹڈاپور گاؤں کے رہنے والے تھے اور ابہا شہر میں کام کرنے کے لیے سعودی عرب میں تھے۔ذرائع کے مطابق پاشاہ کی موت کی خبر 20 مارچ کو منظر عام پر آئی تھی جب کہ ان کا انتقال 2 مارچ کو ہوا تھا۔واقعہ کی تفصیلات کے مطابق اس شخص کو دل کا دورہ پڑنے کے فوراً بعد ہسپتال لے جایا گیا۔بدقسمتی سے ڈاکٹروں نے اسے پہنچنے پر مردہ قرار دے دیا۔

بیوی کو خودکشی پر اکسانے والے شخص کو پانچ سال کی جیل

حیدرآباد: 22/مارچ (عصر حاضر نیوز) ابراہیم پٹنم کی عدالت نے منگل کو ایک شخص کو اپنی بیوی کی خودکشی پر اکسانے کے الزام میں 5 سال قید کی سزا سنائی۔پولیس کے مطابق ادوگولا رونا کی شادی 2001 میں ابراہیم پٹنم کے کونگارا کلاں گاؤں کے ادوگولا سرینواس سے ہوئی تھی اور اس کے دو بچے تھے۔سری نواس اسے مزید جہیز کے لیے اور اس کے کردار پر شک کے ساتھ مسلسل ہراساں کرتا تھا۔28 دسمبر 2016 کو اس نے مٹی کا تیل ڈال کر خود کو آگ لگا لی۔اسے علاج کے لیے گاندھی اسپتال لایا گیا تھا۔اس نے 29 دسمبر 2016 کو پولیس کو اپنا بیان دیا۔10 جنوری 2017 کو اس کا انتقال ہوگیا، اور ابراہیم پٹنم پولیس نے اس معاملے کی تحقیقات کی اور سری نواس کو گرفتار کر لیا۔منگل کو مقدمے کی سماعت کے دوران، عدالت نے سرینواس کو 5 سال کی سخت قید اور 4000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

موٹر سائیکل کنوئیں میں گر پڑی، 2 کی موت، ایک زخمی

اناؤ:22 مارچ (ایجنسیز) اتر پردیش کے ضلع اناؤ کے ماکھی علاقے میں کنوئیں میں موٹر سائیکل کے پلٹ جانے سے اس پر سوار دو افراد کی موت ہوگئی۔جبکہ دیگر ایک زخمی ہوگیا۔پولیس اسٹیشن انچارج رام آسرے چودھری نے بتایا کہ لکھیم پور کھیری باشندہ دلبر (30)، شاکر (18) اور ہارون (27) ماکھی اپنے کنبے کے ساتھ پولیس اسٹیشن کے گاؤں تھانہ میں واقع اینٹ بھٹے پر تین ماہ قبل کام کرنے آئے تھے۔انہوں نے کہا کہ منگل کی شام تینوں موٹر سائیکل سے پاس کے گاؤں میں لگے بازار میں کچھ اشیاء خریدنے گئے تھے۔جب وہ موٹر سائیکل سے واپس لوٹ رہے تھے کہ راستے میں بھٹے سے 500 میٹر کی دوری پر ان کی موٹر سائیکل ایک کنوئیں میں گر گئی۔چودھری نے بتایا کہ اطلاع ملتے ہی راحت رسانی کا کام شروع کیا گیا اور زخمیوں کو کنوئیں سے باہر نکالا گیا۔زخمیوں کو علاج کے لئے اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے دلبر اور شاکر کو مردہ قرار دے دیا۔ہارون کا علاج جاری ہے۔

سڑک حادثے میں ایک ہی کنبے کے 3 افراد فوت، 2 زخمی

بدایوں:22 مارچ (ایجنسیز) اتر پردیش کے ضلع بدایوں کے بسولی علاقے میں کار کے ایک ٹرکٹر ٹرالی سے ٹکرا جانے سے کار سوار میاں بیوی اور ان کے ایک سال کے بیٹے سمیت تین افراد کی موت ہوگئی جبکہ دیگر دو افراد شدید طور سے زخمی ہو گئے بسولی پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر سنجیو شکلا نے بتایا کہ مہرولی باشندہ شاکر (27) اپنی بیوی روسی (24) اور بیٹے اہان، سالے یعقوب اور مبین کے ساتھ دہلی سے لوٹ رہے تھے۔مدن جری گاؤں کے نزدیک ان کی کار اوورلوڈیڈ ٹرکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی۔ان نے بتایا کہ مقامی افراد کی مدد سے کار میں پھنسے مسافروں کو پولیس نے کسی طرح باہر نکالا، شاکر، روسی اور اہان کی موقع پر ہی موت ہو چکی تھی جبکہ یعقوب اور مبین شدید طور سے زخمی ہوئے ہیں انہیں ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

چھیڑ خانی کے سلسلے میں گروپ تشدد؛ نوجوان کی موت

بارہ بنکی:22 مارچ (ذرائع) اتر پردیش کے ضلع بارہ بنکی کے شہر کوتوالی علاقے میں چھیڑ خانی کے سلسلے میں دو گروپوں میں ہوئے تشدد میں ایک نوجوان کی موت ہوگئی۔پولیس ذرائع نے بتایا کہ ایک نوخیز عمر لڑکی کے ساتھ جاسم (23) نے منگل کی شام کچھ جملے کسے تھے۔جب جاسم شام کو گاؤں واپس لوٹا تو لڑکی کے اہل خانہ سے اس کی کچھ کہا سنی ہوگئی۔اس دوران جاسم تالاب میں گر گیا۔پولیس ذرائع نے بتایا کہ اس سے ناراض لڑکے کے اہل خانہ نے لڑکی کے گھر کو نقصان پہنچایا۔حالات کو بگڑتا دیکھ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) دنیش کمار سنگھ، اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راکیش کمار سنگھ، ایس ڈی ایم ونئے کمار تروید ی، سرکل افسر ڈاکٹر بینو سنگھ متعدد پولیس اسٹیشن کی فورس کے ساتھ گاؤں پہنچ کر حالات کو کنٹرول کیا۔

محمد سراج ون ڈے رینکنگ میں تیسرے پوزیشن پر

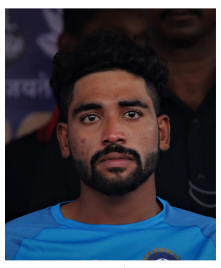

دبئی، 22 مارچ (ذرائع) ٹاپ ہندوستانی گیند باز محمد سراج بدھ کو بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی ون ڈے گیند بازوں کی درجہ بندی میں پہلی پوزیشن سے پھسل کر تیسرے نمبر پر پہنچ گئے۔سراج اتوار کو آسٹریلیا کے خلاف دوسرے ون ڈے میں کوئی وکٹ نہیں لے سکے۔آئی سی سی کی تازہ ترین رینکنگ کے مطابق وہ 702 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر آ گئے ہیں، جب کہ جوش ہیزل ووڈ (713 پوائنٹس) ایک بار پھر ٹاپ رینکنگ پر پہنچ گئے ہیں۔نیوزی لینڈ کے بائیں ہاتھ کے بولر ٹرینٹ بولٹ (708 پوائنٹس) دوسرے نمبر پر ہیں۔واضح رہے کہ سراج 25 جنوری 2023 کو ون ڈے کرکٹ میں پہلے نمبر پر پہنچے اور کل 56 دن تک ٹاپ پر رہے۔اس دوران نیوزی لینڈ کے سابق کپتان اور تجربہ کار بلے باز کین ولیمسن بلے بازوں کی ٹیسٹ رینکنگ میں دوسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔انہوں نے سری لنکا کے خلاف دو ٹیسٹ میچوں میں ایک سنچری اور ایک ڈبل سنچری بنانے کے بعد چار درجے چھلانگ لگا کر یہ کارنامہ انجام دیا تھا۔ولیمسن 883 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں، حالانکہ وہ ٹاپ رینک والے آسٹریلیا کے مارنس لیبوشگن (915 ریٹنگ) سے بہت دور ہیں۔

کیپیٹلز نے ڈبلیو پی ایل فائنل میں واریئرز کو دی شکست

ممبئی، 21 مارچ (ذرائع) نوجوان آل راؤنڈر ایلیس کیپسی (3 وکٹ، 34 رن) کی آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت دہلی کیپیٹلس نے منگل کو ویمنز پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) میں یو پی واریئرز کو پانچ وکٹوں سے شکست دی۔تہلیا میک گرا (ناٹ آؤٹ 58) کی طوفانی نصف سنچری کی بدولت واریئرز نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 20 اوورز میں 138 رنز بنائے۔کیپیٹلز کو پوائنٹس ٹیبل پر سرفہرست رہنے کے لیے 19.4 اوورز میں ہدف حاصل کرنا تھا لیکن میگ لینگ کی ٹیم نے 17.5 اوورز میں کامیابی حاصل کر لی۔گیند کے ساتھ تین وکٹ لینے والی کیپسی نے 31 گیندوں پر چار چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 34 رنز بنائے۔ان کا ساتھ دیتے ہوئے ماریزان کاپ نے 31 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 34 رنز بنائے اور دونوں کے درمیان 60 رنز کی شراکت قائم ہوئی۔کیپسی ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی آؤٹ ہوگئیں۔لیکن کاپ نے فتح کا چوکا لگا کر کیپیٹلز کو فائنل تک پہنچا دیا۔کیپیٹلز نے لیگ مرحلے کے اختتام پر پوائنٹس ٹیبل پر سرفہرست رہ کر ڈبلیو پی ایل کے فائنل کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے، جبکہ واریئرز کا فائنل میں جگہ کے لیے ڈبلیو پی ایل ایلیمینیٹر میں ممبئی انڈینز کا مقابلہ ہوگا۔اس سے قبل کیپیٹلس نے ٹاس جیتنے کے بعد بالنگ کرتے ہوئے کیپیٹلس نے واریئرز کو زیادہ وقت تک دباؤ میں رکھا لیکن میک گرا نے آٹھ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 32 گیندوں پر 58 رنز کی ناٹ آؤٹ اننگز کھیل کر ٹیم کو باعزت اسکور تک پہنچا دیا۔جب میک گرا بیٹنگ کے لیے آئیں تو واریئرز کا 10 اوورز میں دو وکٹ پر 63 رن کا اسکور تھا۔اوپنر شویتا سہراوت نے 12 گیندوں پر چار چوکوں سمیت 19 رنز بنائے جبکہ کپتان ایلیسا ہیلی 34 گیندوں پر 36 (چار چوکے، ایک چھکا) بنا کر آؤٹ ہوئیں۔میک گرا کے کریز پر آنے کے بعد، کیپیٹلز نے سمرن شیخ (11)، کرن نوگیرے (دو)، دیپتی شرما (تین) اور سوفی ایکلسٹن (0) کو چھوٹے اسکور پر آؤٹ کرتے ہوئے میچ پر قبضہ کر لیا۔بار بار گرتے وکٹوں کے درمیان میک گرا نے جارحانہ بلے بازی سے واریئرز کی اننگز کو آگے بڑھایا۔انہوں نے 14 ویں اوور میں دو چوکے لگا کر اروندھتی ریڈی کے خلاف 14 رنز جوڑے، حالانکہ واریئرز 16 اوور میں صرف 94 رنز ہی بنا سکی۔ایلیس کیپسی نے 18 ویں اوور میں بغیر کوئی رن دیے دیپتی اور ایکلسٹن کے وکٹ لے کر واریئرز کی مشکلات میں اضافہ کیا۔اس دوران میک گرا نے باؤنس بیک کرنا جاری رکھا اور اپنی نصف سنچری تک پہنچنے سے پہلے آخری دو اوورز میں 33 رنز جوڑے۔کیپسی کیپیٹلز کے لیے سب سے زیادہ وکٹ لینے والی کھلاڑی تھیں، جنہوں نے آخری اوور میں میک گرا کے اسٹرائیک کے باوجود تین وکٹ حاصل کئے اور چار اوورز میں صرف 26 رنز دیے۔

دورانِ رمضان میں عمرہ زائرین پرمٹ کی پابندی اور ماسک کا اہتمام کریں

سعودی عرب میں محکمہ امن عامہ کے ڈائریکٹر محمد البسامی نے عمرہ زائرین سے اپیل کی ہے کہ 'وہ مسجد الحرام میں داخلے کے دوران ماسک کا اہتمام کریں'۔ عاجل اور اخبار 24 کے مطابق محکمہ امن عامہ کے ڈائریکٹر نے منگل کو مکہ مکرمہ میں عمرہ سیکیورٹی فورس کمانڈ کی پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ 'مقامی شہری اور مقیم غیر ملکی ٹرانسپورٹ اور امن وسلامتی برقرار رکھنے کے سلسلے میں سیکیورٹی فورس کے ساتھ بھرپور تعاون کریں'۔ انہوں نے کہا کہ 'امراض سے بچاؤ کے ضوابط، مسجد الحرام میں ابھی تک موثر ہیں۔ تمام زائرین مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں داخلے کے موقع پر متعدی امراض سے بچاؤ کی تدابیر کی پابندی کریں'۔ انہوں نے کہا کہ 'عمرے کے لیے زائرین تو کلنا اور نسک ایپ کے ذریعے عمرہ پرمٹ حاصل کریں۔ مسجد الحرام میں گنجائش ہے۔ بڑی تعداد میں لوگوں کو پرمٹ مل سکتے ہیں'۔ 'زائرین عمرہ پرمٹ کی پابندی کریں۔ انتظامات کو برقرار رکھنے کے لیے اس کا اہتمام ضروری ہے'۔ انہوں نے بتایا کہ 'مطاف کا پورا صحن عمرہ زائرین کے لیے مختص کر دیا گیا ہے۔ حرمین شریفین انتظامیہ کے ساتھ اس سلسلے میں تعاون کیا جا رہا ہے'۔ 'مسجد الحرام کی پہلی منزل، تیسری سعودی توسیع والی عمارت اور بیرونی صحن نمازیوں کے لیے مختص ہے۔ مسجد کی چھت بھی اس سال نماز کے لیے استعمال ہوگی۔ اس حوالے سے تمام تیاریاں مکمل ہیں'۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'طواف کے لیے چھت کا سامنے والا حصہ مختص کیا جا سکتا ہے'۔ محکمہ امن عامہ کے ڈائریکٹر کا کہنا تھا کہ 'مسجد الحرام میں آمد ورفت کے عمل کو منظم اور محفوظ بنانے کے لیے روٹس کی تنظیم نو کی گئی ہے'۔ انہوں نے کہا کہ 'پہلی بار سرکلر روڈ ون بھرپور طریقے سے استعمال ہوگا۔ رمضان کے پہلے روزے سے عمرہ سیکیورٹی سکیموں پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا'۔ محمد البسامی نے مزید کہا کہ 'محکمہ شہری دفاع نے رجب اور شعبان کے مہینوں میں ہوٹلوں، فرنشڈ اپارٹمنٹس اور رہائشی عمارتوں کے تفتیشی دورے کر کے سلامتی کے تحفظ کے حوالے سے اطمینان حاصل کر لیا۔ سلامتی ضوابط کی پابندی کی جا رہی ہے'۔

منیش سسودیا کو 5/اپریل تک عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا

نئی دہلی: دہلی ایکسائز پالیسی گھوٹالہ معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کے ساتھ بدھ کو راؤز ایونیو کورٹ پہنچے۔ سسودیا کو دوپہر تقریباً 2 بجے خصوصی سی بی آئی جج ایم کے ناگپال کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں سے انہیں 5 اپریل تک عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا۔ غور طلب ہے کہ 16 مارچ کو عدالت نے ای ڈی کے مطالبے پر سسودیا کو پانچ دن کے ریمانڈ پر بھیجا تھا۔ اس سے پہلے بھی 10 مارچ کو انہیں ای ڈی نے سات دن کے ریمانڈ پر بھیجا تھا۔ سسودیا کو ای ڈی نے 9 مارچ کو تہاڑ جیل سے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا تھا۔ اس لیے اب تیسری بار ای ڈی کے ریمانڈ میں اضافے کا امکان بہت کم ہے۔ ایسے میں سسودیا کو عدالت سے تہاڑ جیل بھیجا جائے گا۔ دو دن پہلے عدالت نے سی بی آئی کیس میں سسودیا کی عدالتی حراست میں 14 دن کی توسیع کی تھی۔ اس کے مطابق سسودیا کو 3 اپریل تک تہاڑ جیل بھیج دیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ منگل کو سسودیا کی ضمانت کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے ای ڈی کو اس معاملے میں جواب داخل کرنے کے لیے نوٹس بھیجا ہے۔ اس کے ساتھ ہی درخواست ضمانت پر بحث کے لیے 25 مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ سسودیا کی جانب سے سینئر وکیل دیا کرشنن نے ضمانت کا مطالبہ کیا۔ کرشنن نے ای ڈی اور سی بی آئی دونوں کے ذریعہ درج مقدمات میں سسودیا کے خلاف ضمانت کی درخواستیں داخل کی تھیں۔ درخواست میں سسودیا کی جانب سے کہا گیا ہے کہ وہ سی بی آئی کے کہنے پر تحقیقات میں شامل ہوئے تھے۔

برطانیہ میں بزرگ شخص کو مسجد سے باہر نکلتے وقت زندہ جلانے کی کوشش

برطانیہ کے علاقے برمنگھم میں ایجبیسٹن کے مقام پر ایک بزرگ مسلمان کو اس وقت نذر آتش کیا گیا جب وہ شام کے وقت مسجد سے گھر جا رہا تھے۔ قتل کی کوشش کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس مقدمے کی تفتیش انسداد دہشت گردی پولیس کر رہی ہے اور ان کے سامنے یہ سوال ہے کہ آیا اس حملے کا تعلق مغربی لندن کے علاقے ایلنگ میں اسی نوعیت کے ایک دوسرے واقعے سے ہے۔ واقعے کی ایک 'سی سی ٹی وی' فوٹیج سامنے آئی ہے جس میں جلائے گئے شخص کو ایک دوسرے شخص کے ساتھ سڑک پر چلتے دیکھا جا سکتا ہے۔ 70 سال سے زیادہ عمر کا متاثرہ شخص برمنگھم میں ایک مسجد سے نکل کر گھر جا رہا تھا جب اس پر حملہ کیا گیا۔ حملہ آور نے اس پر کچھ سپرے کیا اور پھر اس کی جیکٹ کو آگ لگا دی۔ ویسٹ مڈلینڈز پولیس کا کہنا ہے کہ حملہ مقامی اور بین الاقوامی وقت کے مطابق 00:19 بجے ایجبیسٹن کے پڑوس میں یہ واقعہ پیش آیا۔ متاثرہ شخص ابھی ڈڈلی روڈ کی مسجد سے نکلا ہی تھا کہ حملہ آور نے اسے حیران کر دیا اور اس پر انتہائی آتش گیر مائع انڈیل دیا۔ جس کا ابھی تک تعین نہیں ہو سکا تھا اور اس نے آگ لگا دی۔ پولیس نے بتایا کہ متاثرہ شخص کو اسپتال لے جایا گیا، جہاں پتہ چلا کہ اس کے چہرے پر شدید زخم آئے ہیں، لیکن اس کی جان کو خطرہ نہیں ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ رچرڈ نارتھ نے کہا کہ "ہم اس معاملے کو بہت سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔ ہم مجرم کے محرکات کے بارے میں کسی امکان کو رد نہیں کر رہے ہیں اور ہم اس مرحلے پر مزید کوئی اندازہ نہیں لگا رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ انسداد دہشت گردی پولیس اس کیس کی تفتیش میں مصروف ہے جس کے حقائق فروری کے آخر میں لندن میں ہونے والے اسی طرح کے ایک اور حملے کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر اس حملے کے بعد کی ویڈیو شیئر کی گئی جس میں یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ پولیس متاثرہ شخص سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

عازمین حج کی خدمت کے لیے صرف سینٹرل پولیس فورس کا انتخاب غیر آئینی

مرکزی وزارت اقلیتی امور کے جاری حکم نامے پر وکلاء کا شدید اعتراض

حکومت ہند کی وزارت اقلیتی امور کی طرف سے 20 مارچ کو جاری کردہ ایک غیر آئینی اور امتیازی حکم کے مطابق، اس سال صرف مرکزی پولیس فورس کے ملازمین کو حج افسران اور حج اسٹنٹ کے طور پر حج 2023 کے دوران سعودی عرب میں خدمات انجام دینے کے لیے منتخب کیا جائے گا۔ دیگر ریاستوں اور محکموں میں کام کرنے والے مسلم ملازمین کو اس کے لیے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں دہلی ہائی کورٹ کے وکیل اور سماجی کارکن ورکن سابق دہلی اقلیتی کمیشن مشاورتی کمیٹی رئیس احمد نے اس حکم کو فوری طور پر واپس لینے اور ملک کی دیگر ریاستوں اور محکموں کے ملازمین کو منتخب کرنے کی اپیل کی ہے اور اس حکم کو آئینی بنیادی حقوق کے خلاف قرار دیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سعودی عرب میں ہر سال حج کے دوران تمام محکموں اور ریاستوں کے مسلمان سرکاری ملازمین انتظامی خدمات کے لیے حاجیوں کی خدمت کے لیے جاتے رہے ہیں۔ 2014 تک اس سروس کے لیے صرف مرد ملازمین جاتے تھے لیکن چونکہ چند سال قبل خواتین کو بغیر کسی رشتہ دار کے حج کرنے کی اجازت دی گئی تھی اس لیے خواتین ملازمین کو بھی ان خدمات کے لیے منتخب کیا جا رہا ہے۔ ایڈووکیٹ رئیس نے کہا کہ حج عبادت ہے میدان جنگ نہیں جہاں صرف پولیس فورس کے لوگ بھیجے جا رہے ہیں۔ ہر سال تمام محکموں کے تمام ملازمین کو بلا تفریق اس خدمت کا موقع دیا جاتا رہا ہے اور وہ مکمل امن وسکون کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح تمام ریاستوں کے محکموں سے مسلم ملازمین کا انتخاب کیا جائے۔ ایڈوکیٹ رئیس نے بتایا کہ کئی سرکاری ملازمین نے اس حکمنامہ پر اعتراض کرتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اس لیے مرکزی حکومت کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے اور تمام اہل مسلم سرکاری ملازمین کو خدمت کا موقع فراہم کرے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اگر حکومت ہند فوری طور پر اس غیر آئینی حکم کو واپس نہیں لیتی ہے تو اس حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا۔ لہٰذا ہم حکومت ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس حکم کو فوری طور پر واپس لے اور تمام سرکاری مسلم ملازمین کو اس عظیم عبادت کے فریضے کی ادائیگی میں حاجیوں کی خدمت کا موقع فراہم کرے۔

کیا یو جی سی میں پاکستانی مصنف کی کتاب پڑھائی جا رہی ہے؟ پارلیمنٹ میں اٹھا معاملہ

نئی دہلی: 22 مارچ (عصر حاضر) راجیہ سبھا میں ایک سوال پوچھا گیا ہے کہ آیا حکومت نے اس بات کا نوٹس لیا ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ یا کسی اور تعلیمی ادارے میں کسی پاکستانی مصنف کی کتاب پڑھائی جا رہی ہے؟ سوال میں کہا گیا ہے کہ کتاب کی زبان ہندوستانی شہریوں کے لیے توہین آمیز ہے اور دہشت گردی کی حمایت کرتی ہے۔ ملک کے 250 سے زیادہ ماہرین تعلیم نے راجیہ سبھا میں رکن پارلیمنٹ کے اس سوال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایک بیان جاری کیا ہے۔ ماہرین تعلیم کا کہنا ہے کہ یو جی سی نے اس سوال پر تمام مرکزی یونیورسٹیوں سے جواب طلب کیا ہے لیکن نہ تو مصنف اور نہ ہی کتاب کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں۔ خیال رہے کہ راجیہ سبھا کے رکن نے یو جی سی کے ذریعہ یونیورسٹیوں کو بھیجے گئے ایک مکتوب کے حوالہ سے یہ سوال کیا ہے جس میں تعلیمی اداروں سے پوچھا گیا کہ وہاں کسی پاکستانی مصنف کی کتاب تو نہیں پڑھائی جا رہی ہے۔ یو جی سی نے اس سوال کا جواب 22 مارچ تک طلب کیا ہے۔ ماہرین تعلیم کا کہنا تھا کہ یو جی سی نے جس طرح کا سوال یونیورسٹیوں سے پوچھا ہے اس سے فیکلٹی ممبران اور شعبوں کے سربراہان میں خوف کا احساس پیدا ہوگا اور وہ حکومت پر تنقید کرنے والی کسی بھی کتاب یا رجعت پسند مذہبی طریقوں کو شامل کرنے سے گریز کریں گے۔ یو جی سی کے سوال پر اعتراض کرنے والوں میں ڈی یو، جے این یو، آئی آئی ٹی دہلی، آئی آئی ٹی ممبئی، بنگلور یونیورسٹی، شیو نادر یونیورسٹی، جادو پور یونیورسٹی، اے ایم یو، حیدرآباد یونیورسٹی سمیت کئی معتبر اداروں کے اساتذہ شامل ہیں۔ ان میں جے این یو کی پروفیسر امیریتا رومیلا تھاپر، ڈی یو کی نندیتا نارائن، اپوروانند، جے این یو کی عائشہ قدوائی اور کئی دوسرے پروفیسر شامل ہیں۔ راجیہ سبھا میں کیے گئے سوال میں کہا گیا ہے کہ "کیا حکومت نے اس حقیقت کا ادراک کیا ہے کہ ایک پاکستانی مصنف کی کتاب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ یا ملک کے کسی دوسرے تعلیمی ادارے میں پڑھائی جا رہی ہے؟ اس کتاب کی زبان ہندوستانی شہریوں کے لیے توہین آمیز ہے اور دہشت گردی کی حمایت بھی کرتی ہے۔ حکومت پاکستانی مصنفین کی نصابی کتب میں حوالہ جات کی جانچ پڑتال پر غور کرے اور اس کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرے۔" دوسری جانب ماہرین تعلیم نے حیرت کا اظہار کیا کہ اس کے نتیجہ میں حکومت مصنف یا کتاب کا نام لیے بغیر یونیورسٹیوں میں پڑھائی جانے والی چیزوں کو سنسر کر سکتی ہے۔ ماہرین تعلیم نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی مخصوص مصنف کی ایک مخصوص کتاب پر سوال ہے لیکن ابھی تک نہ تو مصنف کا نام سامنے آیا ہے اور نہ ہی کتاب کا۔ یقیناً ایسا کسی بھول کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ دانستہ طور پر کیا جا رہا ہے؟ ماہرین تعلیم نے یونیورسٹیوں کی خودمختاری کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ "حکومت اپنے آئینی مینڈیٹ کو بہترین طریقے سے پورا کر سکتی ہے اور تمام ممکنہ موضوعات پر بحث اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کر کے جمہوری فضا میں تعلیمی اداروں کی خودمختاری کو فروغ دے سکتی ہے۔ یہ طالب علموں کو ممکنہ حد تک وسیع وسائل، بشمول کتابیں، مضامین اور فلموں سے روشناس کر کے بہترین کام کرتا ہے۔

گجرات ہائی کورٹ میں رمضان کے دوران گوشت کی دوکانیں کھولنے کا مطالبہ مسترد

احمد آباد: 22 مارچ (ذرائع) ریاست گجرات میں گذشتہ مہینے گجرات ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق غیر لائسنس شدہ مذبح خانوں، مٹن وچکن کی دکانوں کو بند کر دیا گیا تھا۔ مٹن شاپ کے مالکان نے الزام عائد کیا تھا کہ کاپوریشن نے متعدد لائسنس شدہ دکانیں بھی سیل کر دی ہیں۔ گجرات ہائی کورٹ میں بڑے پیمانے پر غیر قانونی مذبح خانوں کے معاملے پر مفاد عامہ کی ایک درخواست پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے گجرات حکومت سے شہریوں کے آئینی حقوق پر اپنا موقف واضح کرنے کو کہا تو دوسری جانب مٹن شاپس ایسوسی ایشن نے بھی ہائی کورٹ میں مٹن کی دکانیں کھولنے کا مطالبہ کیا۔ گجرات ہائی کورٹ نے اس معاملے کی سماعت کے دوران گجرات میں سیل شدہ مٹن و مذبح خانوں وچکن کی دکانوں کو کھولنے کی اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس معاملے کی سماعت گجرات ہائی کورٹ کے جسٹس نیلے وی انجاریا اور جسٹس نیرل آر مہتا کی بینچ نے کی۔ اس معاملے کی مزید سماعت 28 مارچ کو کی جائے گی۔ واضح رہے کہ گجرات ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق اگلی سماعت تک گجرات حکومت کو اس معاملے میں اپنا موقف واضح کرنا ہوگا۔

سجاوٹ، آتش بازی اور توپیں: مسلم ممالک میں رمضان کا استقبال کیسے ہوتا ہے؟

دنیا بھر کے مسلمان رمضان کا استقبال اس سال موسم بہار میں کر رہے ہیں۔ گھروں کو سجا لیا گیا ہے۔ چاند نظر آنے پر آتشبازی ہوگی اور توپ کے گولے داغ کر اس کا اعلان ہو گا۔ سبق ویب سائٹ کے مطابق سعودی عرب میں رمضان کا چاند دیکھتے ہی رمضان کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ مملکت میں ریستوران رمضان کے پکوانوں کی تیاریاں کر چکے ہیں۔ مقامی شہری اور مقیم غیر ملکی رمضان شاپنگ کے لیے بازاروں کا رخ کرنے لگے ہیں۔ مصر میں رمضان کا استقبال گھروں اور سڑکوں کی سجاوٹ سے کیا جا رہا ہے۔ مصر میں 'رمضان فانوس' کا رواج بڑا پرانا ہے۔ اس میں ہر سال کچھ نیا پن ہوتا رہتا ہے۔ آتش بازی بھی ہوگی۔ رمضان کے چاند کا اعلان توپ کے گولے کے ذریعے سب سے پہلے مصر میں ہی ہوا۔ اہل مصر رمضان کی آمد پر تاریخی نغمے بھی زور وشور سے سنتے اور سناتے ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں رمضان کی تیاریاں 15 شعبان کی رات سے شروع ہو جاتی ہیں جسے مقامی لوگ 'حق اللیلۃ' کا نام دیے ہوئے ہیں۔ 15 شعبان کی رات کو بچے بہترین پوشاک زیب تن کر کے گھروں میں جاتے ہیں۔ روایتی اشعار اور نغمے سناتے ہوئے ایک گھر سے دوسرے گھر کا رخ کرتے ہیں۔ سننے والوں سے انواع واقسام کی مٹھائیاں جمع کرتے ہیں۔ ان دنوں یہ روایت ماضی کی طرح شان وشوکت سے نہیں منائی جاتی مگر بہت سے خاندان اب تک اس کی پابندی کر رہے ہیں۔ بیشتر عرب ممالک میں رمضان کے چاند کا اعلان کرنے کے لیے کئی دن سے توپوں کی اصلاح ومرمت ہو رہی ہے۔ رمضان کا چاند ہوتے ہی توپ سے گولہ داغا جاتا ہے جس کی آواز 10 کلومیٹر کے دائرے میں سنی جاتی ہے۔ آذربائیجان میں لوگ رمضان کی آمد پر 'حقائب البرکات' (مبارک بیگ) ہر طرف نظر آتے ہیں۔ ان میں خیر پسند لوگ پیسے جمع کرتے ہیں اور رمضان کی پہلی تاریخ کو یہ بیگ کھولے جاتے ہیں۔ انڈونیشی شہری رمضان کی آمد پر سال رواں کے دوران مرنے والے اپنے اعزہ کے پرسے کے لیے ان کے گھروں کا رخ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ رمضان کا استقبال گھروں کی صفائی اور سجاوٹ سے کیا جاتا ہے۔ انڈونیشی قافلوں کی صورت میں گھروں سے نکلتے ہیں ان کے ہاتھوں میں مشعلیں ہوتی ہیں اور روزہ داروں کے لیے افطار دسترخوان کی تیاریاں بھی چاند دیکھتے ہی شروع کر دی جاتی ہیں۔

اِس لیے فدوی کین ناٹ کم

احمد حاطب صدیقی (ابونثر)

حکیمِ حاذق حضرت مولانا محسن ترمذی کے درِ حکمت سے ہمیں حکم ہوا کہ

''آج کل اُردو اخبارات اور اُردو نشریات میں انگریزی اصطلاحات دھڑلّے سے استعمال ہو رہی ہیں۔ ذرا اس پر بھی کچھ لکھیے''۔

'دھڑلّے' کا لفظ سن کر ہمارا تو دل ہی دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ لغت نکال کر معنی دیکھے تو معلوم ہوا کہ 'اِز دحام، ہجوم، بھیڑ، یورش، زور، شور اور رعب دبدبہ' وغیرہ دھڑلّا کہلاتا ہے۔ کھلے بندوں، نڈر ہو کر، شدت سے، ادبدا کر، بے خوفی کے ساتھ یا علانیہ کیا جانے والا ہر کام 'دھڑلّے سے' کیا ہوا کام ہے۔ امیرؔ مینائی بھی ایک روز بڑے دھڑلّے سے اپنے آپ کو ڈانٹتے ہوئے پائے گئے تھے:

امیرؔ اُس جان کے دشمن سے تم کو ڈر نہیں لگتا؟
دھڑلّے سے تم اُس کے منہ پہ کہتے ہو کہ مرتے ہیں

حکیم صاحب کے منہ دیکھے کی بات نہیں، بالکل برحق بات ہے کہ اُردو اخبارات اور اُردو نشریات میں حکیم جی کا تشخیص کیا ہوا 'دھڑلّا' کسی پھوڑے کی طرح پھولتا جا رہا ہے۔ انگریزی اصطلاحات ہی کی نہیں، سرخیوں میں انگریزی مخففات (Abbreviations) کی بھرمار بھی جا بجا بلکہ یوں کہیے کہ ہر جا، اور بالکل بے جا، نظر آنے لگی ہے۔ ہر مخفف رومن حروف میں لکھا جا رہا ہے۔ مثلاً ایک بہت بڑے (اور بزعمِ خود پاکستان کے سب سے بڑے) اُردو اخبار کی شہ سُرخی تھی:

''فلاں جج کے خلاف SJC سے رجوع''۔

اس سُرخی پر ہم نے ایک قاری کو بھنّا کر (اپنا ہی) سر پیٹتے دیکھا اور کہتے سنا:

''بھائی تم کاہے کو اُردو اخبار نکالتے ہو؟ کیا کوئی تکلیف ہے؟''

حضرت کو اس بات کی تکلیف بھی تھی کہ ذیلی سرخی میں قارئین کو اطلاع دی گئی ہے:

''درخواست کے ساتھ جج صاحب کی مبینہ 'گفتگو کا ٹرانسکرپٹ' بھی شامل کیا گیا ہے''۔

ورنہ اگر سرخی یوں ہوتی کہ

''درخواست کے ساتھ 'گفتگو کا تحریری متن' بھی منسلک کیا گیا ہے''

تو قارئین میں شدید غلط فہمی پھیل جانے کا خدشہ تھا۔ لوگ اس بدگمانی میں مبتلا ہو سکتے تھے کہ اِس اخبار کی ادارت پر ایسے لوگ مامور کر دیے گئے ہیں جو اپنے کام میں مہارت رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اُردو اخبار کی سرخیاں کیسے نکالی جاتی ہیں۔ جب کہ آج کل زندگی کے ہر شعبے میں مہارت کا معیار یہ ٹھیرا ہے کہ ''سارے جہاں کا جائزہ، اپنے جہاں سے بے خبر''۔ اُسی خبر میں مذکورہ جج کی طرف سے 'کوڈ آف کنڈکٹ' کی خلاف ورزی کا بھی ذکر ہے۔ 'سب سے بڑا اُردو اخبار' ہونے کے دعوے دار کو اب کون سمجھائے کہ اس قسم کی 'اینگلو اُردو' سُرخی نکالنا بھی اُردو زبان کے 'ضابطۂ اخلاق' کی خلاف ورزی ہے۔ ایسی ہی کھلی خلاف ورزیاں تو آج کل خوب دھڑلّے سے کی جا رہی ہیں!

اگر ہمارے ورقی اور برقی صحافتی اداروں کے مالکان کا گمان ہے کہ اُردو نشریاتی ادارہ قائم کرنا یا 'اُردو اخبار نکالنا' کرنے کے لائق کام ہے، تو اِس کام کو 'خوبی اور خوش اُسلوبی سے کرنے کے لائق کام' بھی سمجھنا چاہیے۔ چوہے بلی جیسی بھاگا دوڑی سے دولت کما لینا اور مال بنا لینا کون سا کمال ہوا؟ دولت تو اسمگلروں اور کبیوں کنے بھی بہت ہوتی ہے۔ آپ کے پاس بھی ایسی دولت آ گئی کہ 'تن لاگے نہ من لاگے' تو آپ دونوں میں فرق کیا ہوا؟ قومی مفاد، اخلاق، تہذیب، شائستگی اور قومی زبان کا سودا کر کے کمائی گئی دولت، آپ سے زیادہ کون تجربہ رکھتا ہوگا کہ سکون و راحت اور خیر و برکت کا باعث نہیں بنتی۔ ایسی دولت کا دولت مند انگاروں کے بستر ہی پر لوٹتا رہتا ہے۔ پس کچھ پیسہ عملے کی لسانی شائستگی اور اخلاقی تربیت پر بھی لگا دیکھیے کہ کسب دولت میں قومی خدمت شامل کر دینے سے کچھ قلبی سکون ملتا ہے یا نہیں۔

ہمارے لڑکپن کے دور تک اخبارات اور نشریاتی اداروں کو زبان پر سند سمجھا جاتا تھا۔ اُس زمانے میں یہ ملغوبہ زبان صرف طنز و مزاح اور ہنسی مذاق کے لیے استعمال ہوتی تھی، مثلاً:

لیگ ہمارا پھسلا، گر پڑے ہم
اس لیے فدوی کین ناٹ کم

اور مثلاً: ''سٹی سٹیشن پر سکول کا لڑکا سٹول پر چڑھ کر سلولی سلولی سپیچ کر رہا تھا''۔

اب یہی مضحکہ خیز زبان خبروں، کالموں، مضامین اور سنجیدہ گفتگو کی زبان بنا لی گئی ہے۔ پہلے کے لوگوں کو ایسی باتوں پر ہنسی آتی تھی۔ اب کسی بات پر نہیں آتی۔

اِسکول کے زمانے میں ہمارے اساتذہ ہمیں تلقین کیا کرتے تھے کہ اخبارات پڑھا کرو تاکہ زبان کو برتنے کا سلیقہ آئے۔ کراچی میں ہمارے تعلیمی ادارے (سرکاری مدرسۂ ثانویہ برائے طلبہ، سعود آباد) کا قاعدہ تھا کہ ہر منگل کو صبح ساڑھے گیارہ بجے ہر کمرۂ جماعت میں ریڈیو پاکستان کراچی کا وہ نشریہ سنوایا جاتا جو صرف ثانوی مدارس کے طلبہ و طالبات کے لیے ہوتا تھا۔ اِس 'School Broadcast' میں سائنسی علوم سمیت تمام نصابی موضوعات پر آسان، سلیس اور دلکش اُردو میں دلچسپ نشریات پیش کی جاتی تھیں۔ ان نشریوں سے حصولِ علم کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنا لب و لہجہ اور تلفظ درست کرنے میں بھی مدد ملتی تھی۔ صاحبو! یہ پچھلی صدی کی ساتویں دہائی کا ذکر ہے، جو 1961ء سے شروع ہوئی تھی۔ آج تو ہمارے نشریاتی اداروں کو ماضی سے کہیں بہتر اور پچھلی صدی سے کہیں زیادہ وسائل میسر ہیں۔ آج قومی مستقبل کی تعمیر کا کام پہلے سے اعلیٰ معیار کا، پہلے سے بہتر پیمانے پر اور نسبتاً زیادہ مؤثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔ کوئی تو اُٹھ کر کھڑکی کھولے۔

مگر اب بقولِ پروین شاکر 'پھول اتنے بڑھ آئے کھڑکیاں نہیں کھلتیں'۔ قارئین و ناظرین کی تعداد میں کمی کا رونا رونے کے باوجود اخبارات اور نشریاتی اداروں کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ جن اداروں نے اُردو کو اپنا ذریعۂ ابلاغ ٹھیرایا ہے اور جن افراد نے اُردو کو اپنا ذریعۂ اظہار بنایا ہے، کیا وہ نہیں چاہتے کہ شستہ، شائستہ اور دل کش 'غیر ملغوبہ' زبان اُن کی شناخت اور ان کی عوامی مقبولیت کا سبب بنے؟

اپنی جامعہ میں ابلاغیات کے طلبہ و طالبات سے ہم ایک مشق کروایا کرتے ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ کمرۂ جماعت میں گفتگو کرتے ہوئے یا خبروں کا متن تحریر کرتے وقت اور نشری اظہاریوں کی عکس بندی کے دوران میں اس بات کا خیال رکھیے کہ جب اُردو لکھیں اور اُردو بولیں تو اُردو ہی کے الفاظ استعمال کریں۔ آپ کی گفتگو اور تحریر دل کش ہو جائے گی۔ چناں چہ تھوڑی سی مشق اور مشقت کے بعد نئی نسل کے اِن صحافیوں کی تحریر اور گفتگو میں جو الفاظ پڑھنے اور سننے کو ملنے لگتے ہیں، اُن سے ہم سب مدتوں سے مانوس ہیں۔ گو کہ ابلاغیات کی عملی دنیا سے ان الفاظ کو شاید شعوری طور پر نکال دیا گیا ہے: خبر نامہ، خبریں، خاص خاص خبریں، مختصر خبریں، خبروں کی سرخیاں، تازہ خبر، خبروں کا پس منظر اور خبروں کا تجزیہ۔ اسی طرح متن میں استعمال کیے جانے والے الفاظ بھی ہمارے لیے تو اجنبی نہیں ہیں، مگر اخبارات و نشریات سے ان کو دھکیل دھکیل کر باہر کیا جا رہا ہے: صدر، وزیرِ اعظم، وزیرِ خارجہ، وزیرِ خزانہ، افواجِ پاکستان، سپہ سالار، وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، وزیرِ اعلیٰ، حزبِ اختلاف، عدالتِ عظمیٰ، عدالتِ عالیہ، کابینہ، کابینہ کا اجلاس، رکن قومی اسمبلی، رکن صوبائی اسمبلی، انتخابات، انتخابی اُمیدوار، معیشت، بینک دولتِ پاکستان، افراطِ زر اور روپے کی قدر میں اضافہ یا کمی وغیرہ۔ ہمارے ہاں گورنر سندھ اور گورنر پنجاب وغیرہ کے لیے والی سندھ، والی پنجاب جیسی اصطلاحات استعمال ہوتی رہی ہیں۔ حکومت چاہے تو نفاذِ اُردو کرتے ہوئے ان اصطلاحات کو بحال کر سکتی ہے۔ قومی اداروں کے اُردو نام زندہ کر سکتی ہے۔ اس سے عالمی سطح پر ہماری کوئی سُبکی ہوگی نہ ہمیں کسی قسم کا قومی نقصان پہنچے گا۔

ہمارے ماہرین ابلاغیات بھی اگر تھوڑی سی توجہ کریں، ذرا سی مشق و مشقت سے اُردو بولنا سیکھ لیں اور دھڑلّے سے اُردو بولا کریں ('ملغوبہ' نہیں) تو اُن کا شمار بھی قریش پُور، عبیداللہ بیگ اور ضیاء محی الدین جیسے شگفتہ اُردو بولنے والے مرحومین میں جلد ہی ہونے لگے گا۔

میری ادبی زندگی کے ناقابل فراموش واقعات و شخصیات

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ

(یہ نشریہ لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن سے جنوری ۱۹۶۱ء میں نشر ہوا تھا۔ مولانا دریابادی اردو ادب کے جن ادیبوں اور شاعروں سے اپنی زندگی میں متاثر ہوئے اس میں ان کا ذکر اپنے مخصوص البیلے انداز میں کیا ہے۔ یہ نشریہ مولانا کے شگفتہ اسلوب کی بہترین نظیر ہے۔)

''اپنے ہوش کی آنکھیں جب کھلیں تو سمجھیے کہ اس بیسویں صدی کے شروع کا زمانہ تھا۔ ادبی فضا پر حکمراں اس وقت دو شخصیتیں تھیں، ایک شبلی دوسرے شرر۔ سنجیدہ علمی فکر میں واقعاتی قسم کے ادبیات کے فرماں روا شبلی نعمانی تھے۔ علی گڑھ کے سابق استاد عربی "الفاروق" کے نامور مصنف اور بڑے بڑے اہم اور معرکے کے مقالوں کے مقالہ نگار، ان انگلیوں نے جب سے قلم پکڑنا سیکھا، روشِ اعظم گڑھ کے اس مردِ عظیم کی دل کو بھائی، اور پیروی اس رئیس القلم کی اپنے کو سرمایۂ فخر و افتخار نظر آئی۔ سرسید کی زندہ شخصیت کا آفتاب ابھی ابھی غروب ہوا تھا اور اس چراغ سے اپنا چراغ جلا کر خود کو اسے چمکتا دمکتا بنا دینے والے مولانا شبلی کے علاوہ کچھ اور بھی تھے جیسے حالی، نذیر احمد اور محمد حسین آزاد، احترام ان سب کا پیش رہا لیکن حالی کی سادگی خشکی کے ڈانڈے چھوتی ہوئی نظر آئی۔ اور آزاد کی فلک پیما تخیل بلند پروازی کے آگے ہمت نے ہتھیار ڈال دیے۔ بقول شخصے: بھاری پتھر چوم کے چھوڑا، اپنے ظرف و بساط کے مطابق اور غنیمت ایک نذیر احمد ہی نظر آئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ شبلی کے بعد اگر کسی کے دربار سے کچھ فیض تھوڑا بہت حاصل ہوا تو وہ نذیر احمد ہی تھے۔ قرآن مجید کے مترجم اور مبتلا اور نصوح، عظمت اور ہریالی، اصغری اور اکبری کے چلتے پھرتے کرداروں کے خلّاق، جب سن اور آیا اور دماغ کو کالج کی ہوا لگی تو دیکھا کہ فضائے ادب میں ایک نیا جھنڈا ابوالکلام آزاد کا لہرانا شروع ہوا ہے۔ اس تنومند کی پہلوانی اور شہ زوری دیکھ زبان پر واہ واہ تو بے اختیار آئی، لیکن دل و دماغ سے مشورہ کیا تو ہمت ان کی راہ پر قدم اٹھانے کی نہ پائی۔ ادھر انگریزی تعلیم نے دماغ میں طرح طرح کی آزادیوں اور آزاد خیالوں کی ہوا بھری۔ مل اور ہکسلے وقت کے بازارِ حقیقت میں چلتے ہوئے سکے تھے۔ انھیں اپنانے اور ان کا چربہ اتارنے میں ہاتھ نے خوب خوب اپنی صفائی دکھائی۔ افلاطون، ارسطو، ولیم جیمس اور ہنری، برگساں کی جیبوں پر بھی ہاتھ ڈالنے کی نوبت کہیں کہیں آ گئی۔

دو الگ الگ دھارے ایک دوسرے کے متوازی بہہ رہے تھے۔ ایک دھارا ذرا اونچے علمی قسم کے بحثوں، موضوعوں کا، اس میں تو دلیل راہ شبلی نعمانی ہی رہے۔ کہنا چاہیے شروع سے آخر تک کیا "الندوہ" کا ایڈیٹر اور کیا "الکلام" کے مصنف کی حیثیت سے۔ اور دوسرا دھارا ہلکے پھلکے افسانہ و شعر و شاعری کے ادبیات کا۔ اس دوسرے قافلے کے میر کارواں شرر صاحب ایک عرصہ دراز تک رہے، مع اپنے رومانی ماہنامہ "دل گداز" اور اپنے ناولوں "مقدس نازنین"، "فردوس بریں"، "حسن انجلینا" اور "فلورا فلورنڈا" کے، لیکن اس مملکت کی میری و سرداری تنہا شرر صاحب کے حصے میں زیادہ عرصہ تک نہ رہی، اور دوسرے بھی ان کی امارت میں حصہ لگاتے گئے۔ ان میں سے ایک تو وہی مشین اور مقطع نذیر احمد تھے۔ جن کا نام ابھی دو منٹ پہلے آپ سن چکے ہیں، دوسرے راشد الخیری نکلے، ان کا نمبر بھی کچھ کم نہ رہا۔ درد، رقت انگیزی کے گویا بادشاہ تھے۔ مصورِ غم جس کسی نے کہا وہ واقعی مردم شناس تھا۔ تیسری ایک اور البیلی شخصیت خواجہ حسن نظامی کی نمودار ہوئی باغ و بہار نامی ایک چھپی چھپائی کتاب کے نام سے تو آپ بھی واقف ہوں گے۔ یہ خواجہ صاحب اپنے قلمی چونچلوں کے لحاظ سے خود ایک مجسم باغ و بہار بلکہ سدا بہار نکلے۔ یہ سارے نام دلی والوں کے ہوئے، لیکن اپنے ذہن نے نقش ان سے بھی گہرا لکھنؤ اور جو ار لکھنؤ والوں کا قبول کیا۔ "فسانہ آزاد" والے رتن ناتھ سرشار، اودھ پنچ والے سجاد حسین کاکوروی، ریاض الاخبار والے ریاض خیر آبادی اور شعر و ظرافت کے تاجدار حضرت اکبر الہ آبادی زبان کے یہ سب استاد تھے اور ان ناموروں کے علاوہ ایک صاحب گمنام سے اور بھی تھے، مولوی سید علی اصغر کیننگ کالج لکھنؤ، اورینٹل ڈپارٹمنٹ کے استاد۔ یہ تھے تو عربی کے معلم لیکن درجے میں تذکرے اکثر اردو شعر و ادب کے چھڑ جاتے اور یہ لکھنوی زبان کے نکتے چٹکلے خوب خوب بیان کر جاتے۔ لیکن غالب کا نام مولانا کے لیے ایک چڑھ کی حیثیت رکھتا تھا۔ ہم شاگردوں کو یہ نسخہ اچھا ہاتھ آ گیا تھا بی جس روز بھی سبق کا ناغہ منظور ہوا بس نام غالب کا لے دیا۔ اب مولوی صاحب تھے کہ پڑھائی لکھائی چھوڑ غالب کے پیچھے پڑ گئے۔ غریب کی بات بات پر زبان پکڑنی شروع کر دی۔ اور چلیے گھنٹہ اس میں تمام ہو گیا۔ محسنوں کی فہرست لمبی ہوتی جا رہی ہے۔ اور سرِ فہرست کا نام لینے کی نوبت ہی نہیں آ رہی ہے۔ یہ تھے مرزا محمد ہادی لکھنوی جن کے تخلص مرزا سے کم لوگ اور نثری لقب رسوا سے زیادہ واقف ہیں۔ "امراؤ جان ادا"، "ذات شریف" اور "اختری بیگم" والے، کہ ان کی زبان کی سلاست،

نفاست، نزاکت کا نقش دل پر کچھ ایسا بیٹھا کہ بیٹھا کیا معنی، آج تک ایسا بیٹھا ہوا ہے کہ اپنی اردو دانی جب کبھی انگڑائیاں جمائیاں لینے لگتی ہے تو انھیں کتابوں کی ہوا اسے تازہ دم کر دیتی ہے۔

ادبی معرکوں کے قصے کتابوں میں تو بہت پڑھے۔ ناسخ و آتش کی لپٹ جھپٹ انیس و دبیر کی چشمک، مصحفی و انشا کی ہاتھا پائی وغیرہ لیکن دو معرکے بچپن میں اپنی آنکھ سے بھی دیکھ لیے، ایک تو بہت بچپن تھا جب امیر داغ کے شاگردانِ رشید اپنے اپنے استادوں کے ناموں کا رجز پڑھتے تھے۔ لنگر لنگوٹے کس کر اکھاڑے میں کود پڑتے تھے۔ اور دوسرا قصہ بہت بعد کا ہے، جب غالباً سنہ ۱۹۰۶ء، سنہ ۱۹۰۷ء میں مثنوی "گلزار نسیم" پر لے دے شروع ہوئی تھی۔ ایک فریق کے لیڈر جناب شرر صاحب، پیام والے منشی نثار حسین تھے، اور دوسری فوج کی کمان چکبست اور اودھ پنچ والے سجاد حسین کے ہاتھ میں تھی۔ صاحب ایک طوفان تھا طوفان۔ لعن و طعن کی وہ بھرمار۔ ایک دوسرے کی عزت و حرمت پر یلغار، زبان پر وہ تو تکار، طوفان کیا اگر وہ خود داخل بدتمیزی نہ ہو بی یہ ایک پورا طوفان بے تمیزی پھر بھی ادبی پھول بات بات پر جھڑتے رہے، اور شعر و انشاء کی پھلجھڑیاں قدم قدم پر چھوٹتی رہیں۔ اپنی زندگی ہی کیا جو اس کے ناقابل فراموش واقعات و شخصیات بیان میں لائیے، اور اس اول جلول آپ بیتی کے ٹکڑے اہل محفل کو سنائیے۔ محض تعمیل ارشاد میں یہ سامعہ خراشی چند منٹ کے لیے کر دی گئی۔ ہاں لیجیے جو بات بالکل شروع میں عرض کر دینے کی تھی وہ اب جا کر یاد پڑی۔ خیر وقت میں گنجائش تو ایک آدھ فقرہ سن لینے کی تو باقی ہی ہے۔ اردو کا الٹا سیدھا ذوق یہ جو کچھ بھی اپنے نصیب میں آیا اس میں ایک بڑا دخل اس کو بھی ہے کہ بچپن ہی میں اردو کی ریڈریں مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی مرحوم کی پڑھنے کو مل گئیں تھیں۔ یہ ریڈریں دو چار سال نہیں کہنا چاہیے کہ تین چار نسلوں کی مدت تک برابر لڑکوں کے کورس میں داخل رہیں۔ ان کے ادبی شعور کو ذوق سلیم کے ڈھانچے میں ڈھالتی ہوئی، سنورتی ہوئی نکھارتی ہوئی۔''

(ماخوذ نشریات ماجدی، ترتیب جدید مع تخریج و تحشیہ، ۲۰۱۶ء، ص: ۱۵۹)

سچی باتیں۔۔۔روزہ داری کے فوائد

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ

کھانا کھانے میں آپ کو لطف کس وقت آتا ہے؟ اُس وقت جبکہ بھوک کھُل کر لگی ہو، یعنی کچھ دیر پیشتر سے کھانا نہ کھایا ہو۔ پانی کے گلاس میں مزہ کس وقت ملتا ہے۔ اُس وقت جبکہ پیاس لگی ہوئی ہو، اور پانی پینے کی طلب بیقرار کر رہی ہو۔ نیند سُکھ سے کس وقت آتی ہے؟ اُس وقت جبکہ کچھ گھنٹے قبل سے آپ برابر جاگ رہے ہوں۔ اِن ساری مثالوں میں آپ کو روزمرّہ، ہر وقت اور ہر جگہ تجربہ ہوتا رہتا ہے، کہ مادی لذتوں سے بھی پوری طرح لطف اُٹھانے کے لئے کسی قدر ضبط، صبر و احتیاط لازمی ہے۔ یہی آپ کا مشاہدہ ہے، یہی آپ کا تجربہ ہے، اور اسی پر آپ کا عمل ہے۔ یہ آپ کبھی نہیں کرتے، کہ مسلسل چوبیسوں گھنٹے منہ میں نوالے چباتے رہیں۔ یہ کوئی بھی نہیں کرتا، کہ ہر منٹ لگاتار پانی کے گھونٹ اُتارتا رہے۔ یہ کسی کو بھی نہیں دیکھا، کہ دِن اور رات، صبح و شام ہر وقت برابر پڑا سوتا ہی رہے۔

''روشن خیالی'' جب ایک قدم آگے بڑھاتی ہے، تو تعطیل اور چھُٹّی کو بھی انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو بنا دیتی ہے۔ اسکولوں کے کمرے، کالجوں کے ہال، عدالت العالیہ کے ایوان، ہفتوں سے بند چلے آرہے ہیں، اس لئے کہ موسمِ گرما کی تعطیل کلاں کا زمانہ ہے! کچہریاں اور دفتر بند ہیں، اس لئے کہ آج بڑا دن ہے۔ ڈاکخانہ اور تارگھر، بینک اور خزانے بند ہیں، اس لئے کی آج اتوار ہے! یہ سب اس لئے ہے، کہ دماغ کو آرام ملتا رہے، اور تازہ دم ہونے کے بعد کام بہتر طور پر انجام پاتا رہے۔ آپ اپنے اس نظام اور اس انتظام پر شرماتے نہیں، فخر کرتے ہیں۔ اور آپ کی عقلیت و روشن خیالی کا یہ ایک مسلّمہ ہے، کہ کام میں زیادہ مستعدی، اور بہتر کارگزاری (Effecincy) کے لئے جسم و اعضاء جسم کو آرام دیتے رہنا لازمی ہے! یہ نہیں کہتے، کہ اس سے کام میں خواہ مخواہ ہرج اور نقصان ہوتا ہے۔

لیکن جب مذہب آپ سے کہتا ہے، کہ سال کے ایک خاص زمانہ میں چند گھنٹوں کے ایک محدود وقت کے لئے معدے کو آرام دیتے رہو، بھوک اور پیاس کو ضبط کرتے رہو، تو معاً آپ کی عقلیت و روشن خیالی بغاوت پر آمادہ ہو جاتی ہے، آپ اپنے روزمرّہ کے تجربہ اور مشاہد، نظریات و عملیات، سب کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، رمضان کی آمد کو اپنے لئے ایک قہر و مصیبت سمجھنے لگتے ہیں، اور اگر زبان سے نہیں، تو کم از کم دل میں تو یہ ضرور کہنے لگ جاتے ہیں، کہ روزہ کی یہ قیدیں کیسی سخت ہیں، اور آپ کی کمزور قوئے ہرگز اتنی بڑی محنت کو نہیں برداشت کر سکتے! بیشک، اگر آپ ہزاروں روپیہ کمانے اور اُڑانے والے بیرسٹر ہیں، اگر آپ اپنی ''سرکار ابد قرار'' کے بنائے ہوئے جج یا کلکٹر ہیں، اگر آپ صوبہ یا مُلک کی کونسل کے ممبر ہیں، اگر آپ لاٹ صاحب اور بڑے لاٹ صاحب کی پارٹیوں میں شریک ہونے والوں میں ہیں، اگر آپ کے پاس سواری کے لئے موٹریں، اور رہنے کے اونچی اونچی کوٹھیاں موجود ہیں، تو آپ کی محرومی و حرماں نصیبی نے، اجر روحانی و راحتِ سرمدی کی طرح، روزمرّہ کی مادّی لذتوں، اور جسمانی فائدوں کا بھی دروازہ آپ بند کر رکھا ہے، اور آپ کی اس بے مائگی پر جنّ و بشر، حور و ملائک، جتنا بھی ترس کھائیں کم ہے۔ لیکن اگر آپ اپنی خوش بختی سے کوئی غریب کاشتکار ہیں، کوئی مفلس مزدور ہیں، کوئی کم حیثیت خدمتگار ہیں، بھاری بھاری بوجھ کی گٹھریاں اور گٹھے اپنے سر پر لادنے والے ہیں، دھوپ میں جل جل کر، اور بھُن بھُن کر کام کرنے والے ہیں، تو ان شاء اللہ آج آپ اپنے خالق و مالک کے حکم کی تعمیل میں رمضان مبارک کے بارانِ رحمت سے سیراب ہو رہے ہوں گے! یقین کیجئے کہ آج آپ کے مرتبہ پر زمین پر بسنے والے نہیں، آسمان پر اڑنے والے، فضائے قدس میں سانس لینے والے، حریمِ عرش کے پایہ تھامنے والے رشک کر رہے ہیں! ممکن ہے کہ آج یہ شاعری معلوم ہو رہی ہو لیکن کل ان شاء اللہ حقیقت ہو کر رہے گی، اور اُن بے خبروں کو بھی خبردار کر کے رہے گی، جو آج روزہ داری کے طبّی فواء اور مادّی لذتوں سے بھی محرومی میں اپنی زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں!۔

غلطی ہائے مضامین۔۔۔ابلاغیات کا جہنم

ابونثر

پتا چلا کہ پچھلا کالم پڑھ کر ایک بہت بڑے دانشور بہت تڑپے۔ تڑپ کر انھوں نے ایک 'بن دانش' بات بن سوچے لکھ بھیجی۔ فرمایا:

''آپ کہاں تعقیدِ لفظی وغیرہ کے عیب میں پڑ گئے؟ ذرائع ابلاغ کا کام ابلاغ ہے، لوگوں کو زبان سکھانا نہیں۔ دیکھیے دنیا کہاں سے کہاں پہنچی جا رہی ہے اور آپ نہ جانے یہ کیا بلا لوگوں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں''۔

یہ 'بلا مسلط کرنے' والی بات اتنے بڑے دانشور نے کہی ہے کہ یہاں ہمیں ان کا نام بتانا بھی خود اپنی ایک 'بن دانش' حرکت محسوس ہو رہی ہے۔ خیر چلیے پہلے 'بن دانش' کا ایک لطیفہ سن لیجیے، باقی باتیں بعد میں۔

مشہور شاعر، بلکہ مزدور شاعر جناب احسان دانشؔ، جیسا کہ سب جانتے ہیں زبان پر سند تھے۔ محترم مختار مسعود جیسا خوش زبان بھی احسان دانشؔ صاحب سے اردو الفاظ کی سند لیتا تھا۔ پرانے قارئین کو معلوم ہوگا کہ احسان دانش صاحب پہلے 'احسان بن دانش' کے نام سے لکھا کرتے تھے۔ ان کے والد کا نام دانش تھا۔ شاعری بھی اسی نام سے شائع ہوتی تھی۔ حضرتِ جوشؔ ملیح آبادی نے اپنی 'یادوں کی برات' میں ان کا جو ذکر کیا ہے، وہ بھی 'احسان بن دانش' ہی کے نام سے کیا ہے۔ ایک بار لیاقت آباد (کراچی) کی ایک شعری نشست میں ان سے سوال کر لیا: ''حضرت! آپ نے اپنا نام احسان بن دانش لکھنا کیوں چھوڑ دیا؟ یہ تو آپ کی انفرادیت تھی''۔

سوال سن کر احسان صاحب مسکرائے۔ پھر انھوں نے اس کا سبب بننے والا یہ دلچسپ قصہ سنایا۔ کہنے لگے:

''ایک مشاعرے کے بعد ایک نوجوان میرے پاس آیا۔ اُس نے میرے بعض اشعار کی ایسی عمدہ فنی تعریف کی کہ میں اُس کی سمجھ بوجھ اور قابلیت سے بہت متاثر ہوا۔ جب وہ رخصت ہونے لگا تو میں نے اُس سے پوچھا: ''آپ کا نام کیا ہے؟'' میرا سوال سن کر نوجوان مُسکرایا اور بولا: ''نام تو میرا بھی احسان ہی ہے، لیکن میں 'بن دانش' نہیں ہوں''۔

تو اے صاحبو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کہیں سے کہیں پہنچی جا رہی ہے۔ مادّی پیش قدمی کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ مگر یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ زبان اور تہذیب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کوئی شخص خواہ لوہار ہو، طبیب ہو، ہوا باز ہو یا سرکاری اہل کار..... اُس کی زبان ہی اس کی شخصیت کے 'اندر' کا اظہار ہوتی ہے۔ پیشے تو بنتے اور ختم ہوتے رہتے ہیں۔ پیشہ ورانہ اعتبار سے دیکھیے تو آج سے فقط آٹھ دس برس بعد ہمارے بچے جس دنیا میں قدم رکھیں گے، وہ دنیا پیشوں کے لحاظ سے آج کی دنیا سے بہت مختلف ہوگی۔ روزگار کے نئے نئے مشاغل ہماری نئی نسل کے سامنے ہوں گے۔ ان نئے مشاغل میں وہ مہارت بھی حاصل کر چکے ہوں گے۔ موجودہ مشاغل روزگار میں سے کتنے ہی مشاغل ایسے ہوں گے جو کل 'از کار رفتہ' ہو جائیں گے۔ (از کا مطلب ہے 'سے'۔ کار کا مطلب ہے 'کام'۔ رفتہ کا مطلب ہے 'گیا' یا 'گئے'۔ بامحاورہ ترجمہ اس محاورے کا یہ ہوگا کہ 'کام سے گیا' یا 'کام سے گئے'۔)

ابھی وہ زمانہ بہت زیادہ دُور نہیں چلا گیا جب اخبارات و جرائد کے تمام صفحات، ان کے دفاتر میں اُکڑوں بیٹھے ہوئے کاتب تحریر کیا کرتے تھے۔ اب کسی اخبار یا کسی جریدے کے دفتر میں کاتبوں کی فوج بیٹھی 'می نویس و می نویس و می نویس' کرتی نظر نہیں آتی۔ لیکن کاتب صاحبان محض مادی تبدیلی کے باعث بطور پیشہ و طبقہ 'از کار رفتہ' یا ناکارہ نہیں ہو گئے۔ شاید کچھ 'خطاط' باقی رہ گئے ہوں جو اپنے موقلم سے خوش خط سرخیاں تحریر کرتے ہوں۔ مگر قلم اور دوات سے کتابت کرنے والے لوگوں نے اب اردو زبان کی خودکار کتابت سیکھ لی ہے۔ اس خودکار کتابت سے یکساں اور متوازن حروف کا جو حسن پیدا ہوا ہے، اس کے علاوہ بھی کاتب حضرات کو کئی سہولتیں مل گئی ہیں۔ اغلاط کی تصحیح آسان ہو گئی ہے۔ قلمی کتابت میں اگر کتابت کے دوران میں غلطی سے شذرات یا پیروں کی ترتیب بدل جاتی تو بیش تر صورتوں میں، ترتیب درست کرنے کے لیے، از سر نو کتابت کا کشٹ اُٹھانا پڑتا۔ مگر اب پورا صفحہ ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ چسپاں کر دیجیے۔ گھنٹے بھر کا کام چند ثانیوں میں ہو جاتا ہے۔ اس جدیدیت کے باوجود 'کتابت' کے لیے زبان جاننا ضروری ہے۔ یہ کوئی بلا نہیں۔

مشاغل روزگار کے 'از کار رفتہ' ہو جانے کی ایک اور مثال لے لیجیے۔ دیکھیے کہ ہماری نسل کے دیکھتے ہی دیکھتے شہروں میں لالٹین بنانے اور بیچنے والوں کا روزگار جاتا رہا۔ اب یہاں ضمناً ایک اور بات سن لیجیے۔ جو لوگ اردو میں فقط انگریزی الفاظ کی بھرمار کے لیے مرے جاتے ہیں، اُن پر اُردو کا احسان دھرنے کو بتاتے چلیں کہ اُردو کا 'لالٹین' انگریزی لفظ Lantern کی 'تاریدْ' ہے۔ 'تاریدْ' کسی غیر زبان کے لفظ کو 'اردو کا جامہ پہنا دینے' کو کہتے ہیں۔ انگریزی الفاظ کی 'تاریدْ' کی بہت سی مثالیں ہماری زبان میں موجود ہیں، مگر ہمارے 'مجددین' کی تمنا تو یہ ہے کہ پوری کی پوری انگریزی Dictionary اُٹھا کر اُردو لغت میں داخل کر دی جائے۔ خیر، چند 'تاریدی مثالیں' ہم

آپ کی خدمت میں پیش کیے دیتے ہیں۔ اصل انگریزی الفاظ آپ خود تلاش کر لیجیے: لاٹ صاحب۔ میم صاحب (دلچسپ بات یہ ہے کہ ہماری بچیاں اپنی معلمات کے لیے آج بھی 'میم' استعمال کر رہی ہیں)۔ بوتل، پلاس، فروری، اپریل، مئی، ستمبر، (میزکی) دراز، المونیم کا بکس یا بکسہ۔ سوئٹر، بُشرٹ اور پتلون وغیرہ وغیرہ۔

اب خود 'لالٹین' ہی کا استعمال عام نہیں رہا، مگر یہ لفظ آج بھی نہ صرف کہانیوں اور افسانوں میں مل جاتا ہے، بلکہ قارئین و سامعین کی سمجھ میں بھی آجاتا ہے، اور اگرچہ اب لالٹین بنانے والے رہے نہ بیچنے والے، مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کاروبار سے وابستہ سارے لوگ بھوک سے فوت ہو کر اِس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کوئی کاروبار ختم ہو جانے سے کاروباری ہی نیست و نابود ہو جائیں۔ زندگی اپنی بقا کے لیے نئے نئے طریقے تلاش کر لیتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح نرم ملائم کونپل، کھردرے سخت تنے چیر کے رکھ دیتی ہے۔ زندگی کرنے کا حسن صرف مادی ترقی سے نہیں آتا۔ تہذیب و تمدن ہی سے معاشرہ جنت بنتا ہے۔

غیر ملکی زبان میں تعلیم دینے کے باوجود ہماری نئی نسل غیر ملکی زبان سے ناواقف ہے۔ تاہم غیر ملکی تہذیب ہمارے گھر آنگن میں در آئی ہے۔ نئی نسل کی تمام تربیت نئے ذرائع ابلاغ کے ہاتھ میں ہے۔ بچے ہوں یا بچیاں، اپنے بزرگوں کی پیروی میں وہ ہمہ وقت اپنے جدید ترین ذرائع ابلاغ پر مصروف رہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کو مطالعۂ کتب کا ذوق نہیں، سو انھیں بھی نہیں۔ ان کے اساتذہ اور والدین کو ہر موصول ہونے والی چیز بے تحقیق آگے بڑھا دینے کا شوق ہے، سو انھیں بھی ہے۔ عمیق مطالعہ کرنا یا تحقیق کی عادت اختیار کرنا ان کے لیے دشوار ہے کہ ان کے اردگرد ایسی مثالیں موجود نہیں۔ حتیٰ کہ اب اخبارات یا رسائل کا مطالعہ کرنے کا ذوق بھی نہیں رہا۔ انھیں اپنے گھر یا اپنے تعلیمی ادارے میں اس طرح کی 'تضیع اوقات' کرتا کوئی نظر نہیں آتا۔ آج کے نوجوان کو اپنے موبائل پر اتنی مختلف، متنوع اور متضاد چیزیں گھر بیٹھے مل جاتی ہیں کہ اسے کسی تعلیمی ادارے اور کسی تربیتی نشست سے استفادے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ سماجی ذرائع ابلاغ پر نوجوان طلبہ و طالبات کی بہت سی سرگرمیاں پیش کی جاتی ہیں۔ خود تعلیمی ادارے بھی ان سرگرمیوں کی باتصویر رُوداد شائع کرتے ہیں۔ ہمیں تو ان بچوں اور بچیوں کی صورتیں دیکھ دیکھ کر ان پر رحم آتا ہے کہ ہم انھیں ''ابلاغیات'' کے کس جہنم میں جھونک رہے ہیں۔ اصل بلا تو یہ ہے۔

بہ شکریہ فرائیڈے اسپیشل